چونکہ دنیا و دولت کا زور ہے۔ ہر ایک روپے کے لٹنے میں مسرور ہے۔ علم اور علماء کی عزت دلوں سے اٹھ گئی ہے۔ اور رسول اللہ کی ذات پاک سادات کرام کی تعظیم نیست و نابود ہو گئی۔ علماء اور سادات کو ذرہ ذرہ بات میں لوگ ناجائز الفاظ و برے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور بے باک ہو کر گالیاں اور فحش بکتے ہیں۔ اور اسی سبب سے کہ سادات کا قدر نہیں جانتے۔ سیدزادی سے نکاح بھی کر لیتے ہیں۔ اور کئی طرح کے حیلوں سے اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا قرآن سے و تفسیر و حدیث سے آل بیت کی شان و رتبہ بیان کیا گیا۔ تاکہ مسلمان اس بے ادبی سے بچیں۔ نام اس کتاب کا ہے

جمع عبارات در فضائل حضرات سادات

یہ تصنیف لطیف ماہر عز لطیف جامع فضائل قامع رذایل مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادی چھاچھی ضلع کیملپور کی ہے۔ جسکو سردار عالی شان سخاوت توأماں محب العلماء رفیق الفقراء سردار کرم خاں کلاں موضع ویرسک علاقہ کہاٹر ضلع کیملپور نے زر کثیر مبلغ ما ۱۵۰ صرف کر کے فائدہ عام کیلئے طبع کرایا۔ اور جناب حضرت شاہ سید موضع برڈھ نے ۵۰ روپیہ او . باقی جمع کیا

مطبع سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر کے چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات سید لوگوں کے فضائل اور درجات صحیح حدیثوں اور معتبر کتابوں سے لکھے جاتے ہیں

اوّل وہ احادیث لکھتا ہوں۔ جن میں مذکور ہے کہ سید لوگوں کے اگر کام شریعت کے موافق نہ ہوں گے تو انکو سید ہونا کچھ نفع نہ دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ والا وہی ہے۔ جو کہ گناہوں سے بچتا ہے پس مثل دوسری قوم کے لوگوں کے بدکار سیدوں کو بھی دوزخ کا عذاب ہوگا۔ پھر اس کے بعد وہ احادیث لکھونگا۔ جن میں مذکور ہے کہ جو کوئی صحیح نسب والا سید ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان مبارک سے اُسکو اللہ تعالیٰ بروز قیامت ذلیل نہ کرے گا۔ اور ببرکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ سے نجات پائیگا۔

فصل - اول اُن احادیث میں جن میں مذکور ہے کہ سید ہونا کام نہ دیگا جب تک کام نیک نہ ہوں گے۔ قرآن مجید میں پروردگار جل جلالہ نے فرمایا ہے۔ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ یعنی جبکہ اسرافیل علیہ السلام کے سینگ (دوجلی) میں پھونکا جائیگا یعنی قیامت ہوگی اُس دن اُن لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہ ہوگی ان کو نفع دینے والی اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھے گا وہشت اور حیرت کے سبب سے شفقت اور محبت انکو سے دور ہو جائے گی یہاں تک کہ فرار کریگا انسان اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور اپنی عورت اور اولاد سے۔ تفسیر قاضی المفسرین ۱

دوسری آیت میں ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تم بندوں میں سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ شخص زیادہ بزرگ ہے جو زیادہ تقویٰ دار ہے۔

احادیث امام احمد بن حنبل نے ابو نضرہ سے بیان کیا کہ ابو نضرہ کہتے ہیں کہ مجھکو حدیث بیان کی ہے اُس شخص نے جس نے حضرت رسول اللہ

مقام منیٰ میں خطبہ سنا ہے رسول اللہ نے اونٹ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو تمہارا اللہ ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک (یعنی آدم علیہ السلام) کوئی بزرگی نہیں عرب والے کو عجم والے پر اور نہ کسی کالے کو سرخ پر مگر بزرگی تقویٰ کے ساتھ ہے کیونکہ تم میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہتر وہ ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ جل وعلا رازق حقیقی سے بہت ڈرنے والا ہے ۔ اور امام ابو علی مسلم نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے فرمایا رسول اللہ نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیت وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الاَقْرَبِينَ ط اور ڈرالے محمد اپنے قریب کے قبیلہ والوں کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کر کے عام وخاص کو خطاب کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے فرزندو تم اپنے نفسوں کو کھینچو دوزخ کی آگ سے ۔ اے بنی ہاشم اے بنی عبد المطلب تم بھی اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ ۔ اے فاطمہ تو بھی کھینچ اپنی جان کو دوزخ سے کیونکہ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی شئے کا مالک نہیں ہوں فقط یہی ہے کہ تمہارے ساتھ مجھکو قرابت ہے جسکو میں صلہ رحمی کر کے رکھونگا ۔ اور ابو الشیخ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو لیکر بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ہاشم کی اولاد ایسا نہو کہ لوگ تو روز قیامت کے آخرت کے درجات کو سینے پر لادکر لاویں یعنی نیک کام کر کے آویں اور تم دنیا کو اپنے اوپر لاد کر لاؤ کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کے عذاب سے کوئی چیز تم سے دور نہ کر سکونگا ۔ اور امام بخاری نے ادب مفرد اور ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا وارث اور دوست کوئی نہیں مگر پرہیزگار لوگ ہیں ۔ اور اے میری نسبت کے لوگو ایسا نہ ہو کہ باقی لوگ نیک عمل کر کے روز قیامت کے آویں اور تم دنیا کی محبت اور برے کاموں کو اپنی گردن پر لاد کر لاؤ ۔ اور اسوقت مجھکو یا محمد کر کے پکارو اور میں تم سے اسوقت تمہارے اعمال کی شکایت کروں اور تم سے اپنے منہ کو پھیر لوں اور طبرانی میں حدیث ہے بواسطہ معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو ملک یمن کی طرف روانہ کیا کار زندہ کر کے انکے ساتھ باہر کو تشریف لے گئے اور اسکو وصیت کی پس فرمایا کہ میرا وارث اور دوست کوئی نہیں

مگر متقی لوگ خواہ کسی ذات اور کسی شہر کے ہوں رواہ ابو الشیخ (یعنی میرا وارث اور دوست نیک کام والا ہے اگرچہ ذات کا افغان ہو یا مغل ۔ باشندہ ۔ آوان ۔ لوہار ۔ معمار ۔ لیلاری زمیندار موچی وغیرہ ۔ ذات سید سے کوئی غرض نہیں اور عام ہے کہ ہندی ہو کہ سندھی ہو عربی یا عجمی پنجابی ہو یا خراسانی ۔ کوئی ضرور نہیں کہ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا طائف یا نجف شریف ہی کا ہو بلکہ نیک ہونا چاہیئے جس جگہہ کا ہو) اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ لیے میری اولاد کے لوگو تمکو میں ہرگز اجازت نہیں دیتا ۔ خراب کرنا اُس شے کا جو درست ہو چکی (یعنی حلال کو حرام کرنا اور برعکس اسکا) **اور** بخاری و مسلم میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہراً کہ فرماتے تھے کہ فلانے کی اولاد میرے وارث اور دوست نہیں بلکہ میرے دوست نیک مومن ہیں **اور** امام مسلم نے روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بسبب اپنے بُرے عمل کے جلدی جنت میں نہ جا سکا تو اسکی نسب اوسکو جنت میں لے جانے پر جلدی نہ کرے گی ۔ یعنی اسکی ذات و نسب اوسکو جنت میں لے جانیکا باعث نہ ہوگی ۔ اس قسم کی اور احادیث بھی بہت ہیں ۔ **فصل دوم** ۔ اُن حدیثوں کے بیان میں جن میں مذکور ہے کہ سید لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نفع دے گی ۔ اول حدیث زید بیٹے ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے میری امت کے لوگوں میں تم میں دو بڑی چیزیں قدر کی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ۔ جب تک تم ان دو پر پنجہ مارو گے تب تک تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ۔ بعد میرے اور وہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ ایک دوسری سے بڑی ہے ایک تو قرآن مجید ہے جو کہ ایک رسی ہے اللہ تعالیٰ کی آسمان سے زمین تک برابر تنی ہوئی ہے (یعنی قرآن مجید کا نور اور عزت آسمان و زمین دونوں میں ہے) اور دوسری میری اولاد و آل بیت ہیں یہ دونوں مجھ سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ آئیں گے میرے پاس حوض کوثر پر پس اب تم دیکھو کہ ان دونوں چیزوں میں تم نے کیسی نیابت کی ہے یعنی تم نے ان دونوں پر کس طور سے عمل کیا ہے ۔ (**دوم حدیث**)

روایت کی ہے۔ حافظ جمال الدین محمد نے جو کہ بیٹا ہے یوسف زرندی کا اپنی کتاب میں جس کا نام (نظم درر السمطین) ہے کہ زید بیٹا ارقم کا کہتا ہے اللہ تعالیٰ راضی ہو وے اس سے کہ حج وداع کے روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہارے لیے حوض کوثر پر آگے جاتا ہوں اور تم لوگ میرے پیچھے آنے والے ہو اور قریب ہے کہ تم میرے پاس حوض کوثر پر آوگے پس میں تم سے سوال کرونگا۔ اپنی بڑی دو چیزوں کا کہ تم نے ان دو پر کس طور پر عمل کیا ہے پس ایک شخص مہاجرین سے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ وہ بڑی دو چیزیں کیا ہیں فرمایا کہ ایک بڑی ہے اور ایک چھوٹی ہے وہ جو بڑی چیز ہے قرآن مجید ہے جس کی مثال ایک رسی کی ہے جسکا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے پس تم اس رسی کو مضبوط پکڑو اور چھوٹی چیز میری اولاد ہے پس جس کسی نے میرے قبلہ کیطرف منہ کیا اور میری بات مانی یعنی جس نے ایمان لایا میں اسکو وصیت کرتا ہوں کہ میری اولاد کے ساتھ بھلائی کرے پس تم میری اولاد کو قتل نہ کرو۔ اور نہ ان پر قہر کرو اور نہ انکی خدمت میں کوتاہی کرو اور میں نے سوال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کہ میری اولاد اور اسکی تعظیم کرنے والوں کو اور قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو حوض کوثر پر میرے پاس لادے (سوم حدیث) روایت کی ہے دیلمی نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے امت کے لوگو میں تم کو اپنی اولاد کے بارہ میں خیر کی وصیت کرتا ہوں اور ان کے ساتھ ملاقات کا وعدہ حوض پر ہے۔ (چہارم حدیث) ابو سعید نے روایت کی اپنی کتاب شرف النبوۃ میں عبد العزیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کر کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور میری اولاد جنت کا ایک درخت ہیں کہ شاخیں اسکی دنیا میں ہیں پس جس کسی نے اوسکو پکڑ لیا اوسنے اللہ تعالیٰ کی طرف رستہ پالیا۔ (حدیث پنجم) امام طبرانی نے کتاب اوائل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس میری اولاد آئے گی۔ اور جو شخص کہ میری امت کا مجھ پر محبت رکھتا ہے۔ (حدیث ششم) طبرانی اور دار قطنی اور صاحب

کتاب الفردوس

کتاب الفردوس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بروز قیامت سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت کرونگا اس کے بعد جو کہ دوم درجہ کا قریبی ہے اس کے بعد سوم درجہ کا قریبی پھر انصار کی شفاعت کرونگا۔ یعنی جو لوگ مدینہ منورہ کے میرے مددگار رہے ہیں اسکے بعد اہل یمن کے لوگوں سے جو کوئی میرے پر ایمان لایا ہے اسکے بعد کل عرب کے لوگ مسلمان اسکے بعد کل عجم کے مسلمان لوگ۔ اور جسکی شفاعت سب سے پہلے ہوگی بروز حشر وہ سب سے افضل ہے۔ معلوم ہوا کہ اہل بیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے افضل ہوں گے کیونکہ ان کے لئے سب سے پہلے شفاعت ہوگی۔ (حدیث ہشتم) طبرانی نے اپنی کتاب صغیر میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اے ہاشم کی اولاد میں نے سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ تم کو شریف اور رحم والا کرے۔ اور تم میں سے جو گمراہ ہو اسکو ہدایت کرے اور خوفناک کو امن دے اور بھوکے کا پیٹ بھر دے۔ (حدیث نہم) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ میری اہل بیت کے لوگوں میں سے جس کسی نے توحید کا اقرار کیا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک جانا اور مجھ کو پیغمبر برحق جانا اسکو اللہ تعالیٰ عذاب بدکاری کا نہ دے گا۔ یعنی یا تو اسکو اول ہی سے جنت میں داخل کر دیگا۔ یا عذاب دیگا مگر عذاب ایسا نہ دے گا جیسا کہ دیگر قسم کے گناہگاروں کو دیگا۔ روایت کیا ہے اسکو امام جلیل القدر حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ (حدیث دہم) روایت کی ہے ابوسعید اور ملا نے اپنی سیرت میں اور دیلمی نے اور اسکے بیٹے نے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ میری اہل بیت میں سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے پس اللہ تعالیٰ نے میرا یہ سوال منظور فرمایا یعنی جو کوئی میری اہل بیت کا نیک متشرع آدمی ہو اور اس سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو اور توبہ کر لی ہو تو اسکو اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے بچانے کا سوال کیا ہے۔ (حدیث یازدہم) روایت کی ہے امام احمد نے مناقب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بنی ہاشم کے اگر مجھ کو قسم ہے اُس اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھکو برحق بنی کیا ہے کہ اگر میں نے جنت کے دروازہ کا زنجیر ہاتھ میں لیا تو سب سے اول تم ہی لوگوں کو جنت میں داخل کرونگا۔ (حدیث دوازدھم) روایت کیا امام طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں اور رجال اسکے ثقہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی فاطمہ کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نہیں عذاب دینے والا تم کو اور نہ تیری اولاد کو یعنی تیری اولاد نیک کو اور گناہگاروں میں سے جسپر فضل کردے (حدیث سیزدھم) روایت کی ہے امام احمد اور حاکم نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے ابو سعید سے وہ کہتے ہیں کہ سنا ہے میں نے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کیا ہے حال اون لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع نہ دے گی روز قیامت کے میں کہتا ہوں کہ ہاں نفع دیگی۔ مجھ کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری قرابت ملی ہوئی اور پیوستہ ہے دنیا اور آخرت میں اور میں اے امت کے لوگو تمہارے لئے حوض کوثر پر آگے جانے والا ہوں (حدیث چہاردھم) روایت کیا ہے ابو صالح مؤذن نے اپنی اربعین میں اور حافظ عبدالعزیز بن اخضر نے اور ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر سبب اور نسب روز قیامت کے کٹ جائیگی مگر میرا نسب اور میرا سبب میری اولاد سے نہ کٹے گا۔ اور جتنے بنی آدم ہیں۔ انکی طاقت اور قوت ان کے باپ دادا اور چچا اور چچا کے بیٹوں اور اپنے بیٹوں اور پوتوں سے ہوتی ہے یعنی عصبات سے مگر اولاد فاطمہ کی طاقت اور قوت مجھ سے ہے کیونکہ میں ہی انکا باپ ہوں اور میں ہی انکا عصبہ بھی ہوں اگرچہ رشتہ میں انکا نانا ہوں یعنی جس قدر زور اور طاقت اور مدد و امداد لوگوں کو مصیبت کے وقت اپنے باپ اور دادا اور اُن کی اولاد سے ملتی ہے اسی قدر مدد و امداد بلکہ اس سے زیادہ فاطمہ کی اولاد کو مجھ سے ملتی ہے۔ حالانکہ میں تو انکا عصبہ نہیں ہوں بلکہ نانا ہوں۔ قرآن مجید کی سورۃ کہف میں یہ آیت جو ہے۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۔ کسی شہر میں ایک دیوار تھی بہت پرانی اور گرنے پر تھی اور اسکے نیچے دو یتیم لڑکوں کا

ان کے سات پشت کے اوپر والے دادا نے خزانہ دفن کیا تھا جب وہ دیوار گرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے خواجہ خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ اس دیوار کو سیدھا کر دے تاکہ نابالغ یتیم لڑکوں کا مال دیوار کے گرنے کے سبب سے کوئی اور شخص نہ لے لیوے پس خواجہ خضر علیہ السلام نے دیوار کو سیدھا کر دیا تھا تفاسیر میں ہے کہ جب کہ سات پشت سے اوپر کے جد اعلیٰ کا مال اسکے پوتوں کے لئے پروردگار نے نگاہ رکھ دیا تو کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ محفوظ اور نگاہ رکھے گا اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کتنی ہی پشتیں دور ہوں اور اگرچہ متعدد واسطے ہوں اسی واسطے حضرت امام ابو جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ہمدردی کا ایسا خیال کر وجیسا کہ کسی شخص نے دیوار کے نیچے اپنی سات پشتوں کے بعد کی اولاد کے لئے خزانہ گو دبا رکھا تھا۔

حکایت بزرگ لوگوں میں سے ایک بزرگ کہ مکہ معظمہ میں رہتا تھا اور درس قرآن مجید کا پڑھاتا تھا کہ ایک روز اس آیت پر پہنچا إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (ترجمہ) یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ دور کر دے تم سے ناپاکی اور پلیدی کو اے اہل بیت اور تم کو پاک کر دے خوب پاک۔ پس اس آیت کو سنکر ایک عالم نے یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے اگرچہ زندگی میں کسی وقت برا کام ہو گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ انکی موت اچھے حال پر کریگا ہو سکتا ہے کہ قبل موت کے کچھ زمانہ اون کو گناہوں سے توبہ نصیب ہو جاوے بہ برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس عالم صاحب نے اس بات کو خوب پختہ جانا اسکے بعد پھر مکہ معظمہ کے سید لوگوں کے اعمال و اقوال برے خلاف شرع سنکر اس بات کو اپنے عقل میں بعید جانا اور یہ خیال کیا کہ بعض سید لوگ دنیا میں کسی وقت برے کام کرتے ہیں پس ان کی موت عمدہ حالت پر کیونکر ہو سکتی ہے پس خواب میں دیکھا اس عالم صاحب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے چہرہ مبارک کو بسبب رنج اور خفگی کے اس عالم صاحب سے پھیر لیا اور فرمایا کہ تو میری اولاد کی موت کو اچھی حالت پر بعید اور مشکل جانتا ہے پس بیدار ہوا خوف کی حالت میں اور اس گمان سے لوٹ گیا۔ علامہ امام محمد امین شامی کے رسالہ سے نقل کیا گیا اور اس کے

شامی

سابق جو نقل ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مجھکو کسی سے عذاب دور کرنے کا اختیار نہیں ہے تو مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود کسی گنہگار کو دوزخ سے بچانے کا اختیار نہیں مگر پروردگار عالم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عنایت سے گوناگون مراتب و مناصب دیئے ہیں اور عالم آخرت میں بہت کچھ مہربانی فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت کو مقام شفاعت نصیب ہوگا پس اس وقت اپنی گنہگار اولاد و امت کے لئے سفارش کریں گے ؂

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان عالیشان

کی محبت اگر کامل ہوگی تو ایمان کامل ہوگا محبت درمیانی ہوگی تو ایمان کی قوت درمیانی ہوگی۔ محبت ناقص ہوگی تو ایمان کمزور ہوگا۔ اگر محبت بالکل نہیں تو ایمان نہیں پس محبت اہل بیت کو ایمان میں دخل ہے۔

اور صحیح حدیث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر محبت کرو کہ تم کو نعمت دیتا ہے اور میرے اوپر اسلئے محبت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر محبت کرتا ہے اور میرے اہل بیت پر اسلئے محبت کرو کہ میں انپر محبت کرتا ہوں بیہقی و ابو الشیخ و دیلمی نے روایت کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ ایمان بندہ کا پختہ ہوگا۔ کہ مجھکو اور میری اہل بیت کو اپنے نفس سے اور اپنے بال بچے کے نفس سے محبوب جانے صحیح روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو کہ باتیں کرتے ہیں اور جب میری اہل بیت کا کوئی شخص آجاتا ہے تو اوسکو نا قابل مجلس جان کے باتیں موقوف کردیتے ہیں۔ اور مجھکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جب تک مجھکو اور میری اہل بیت کو پیار نہ کرے گا اس کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا۔ حدیث ضرور کرو محبت اہل بیت کی کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس گیا ایسے حال میں کہ اہل بیت سے دوستی کرتا ہے تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث ابو الشیخ اور دیلمی نے رسول اللہ سے بیان کیا کہ جو کوئی میری اولاد اور میرے انصار اور عرب کا حق نہیں جانتا تو اوس میں تین باتوں میں سے ایک بات ہوگی یا وہ منافق ہے یا ولد الزنا ہے یا وہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہوا

بیہقی و ابو الشیخ و دیلمی

ابو الشیخ و دیلمی

ناپاکی کی حالت میں یعنی اوسکی ماں حاملہ ہوتی ہے ناپاکی کی حالت میں ۔ **حدیث** رسول اللہ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ پر محبت کرے گا ۔ وہ قرآن مجید پر محبت کریگا ۔ اور جو قرآن مجید پر محبت کرے گا وہ میرے صحابیوں اور قرابتیوں پر بھی محبت کرے گا ۔ **حدیث** ابوبکر خوارزمی نے کہا کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے اور حضور کا منہ مبارک چاند کیطرح روشن تھا ۔ عبدالرحمن بن عوف نے وجہ عرض کی تو فرمایا حضرت نے کہ میرے پاس رب کی طرف سے خوشخبری آئی ہے میرے چچازاد اور بیٹی فاطمہ کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکا نکاح حضرت علی کے ساتھ کر دیا ہے ۔ اور جنت کے مالک فرشتہ کو جسکا نام رضوان ہے امر فرمایا پس اس نے ہلایا درخت طوبیٰ کو اور اس میں بشمار دوستان اہل بیت کا غذ پیدا ہوگئے اور ہر ایک کاغذ کے نیچے ایک فرشتہ پیدا ہوا نور کا اور ہر فرشتہ کو ایک ایک کاغذ دیا گیا ۔ جب قیامت ہوگی فرشتے وہ نام لیکر آواز دیں گے ۔ پس جس قدر اہل بیت کے محبت کرنے والے ہونگے ہر ایک کو ایک ایک کاغذ دیا جائیگا جس کے سبب سے دوزخ سے نجات ہوگی پس میرا برادر اور چچا کا بیٹا (علی) اور میری بیٹی میری امت کی عورت و مرد کو آگ سے چھوڑانیکا وسیلہ ہوگئے ۔ **حدیث** رسول اللہ سے صحیح طور پر وارد ہے کہ فرمایا ہے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے ۔ کہ ہم اہل بیت پر جو بغض کریگا دوزخ میں داخل ہوگا ۔ **حدیث** امام احمد سے مرفوعاً وارد ہے کہ جس نے بغض اور کینہ کیا اہل بیت پر وہ منافق ہے ۔ **حدیث** دیلمی سے مرفوعاً وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بغض بنی ہاشم کا کفر ہے ۔ (اسکے کفر نعمت ہے) اور بغض عرب کا نفاق ہے اگر کوئی شخص نماز پڑھے رکن اور مقام ابراہیم میں (جو کہ خانہ کعبہ کے بڑے متبرک مقام ہیں) اور روزہ بھی رکھے ۔ مگر اہل بیت کا بغض رکھیگا تو دوزخ کو جائیگا ۔ صحیح **حدیث** میں ہے کہ چھ شخصوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اور ہر نبی لعنت کرتے ہیں ان چھ میں ایک وہ ہے جو کہ میری اولاد کی بیعزتی کرتا ہے ۔ **قاضی عیاض** مالکی نے کہا کہ اہل بیت کی محبت واجب و فرض ہے اور بغض ان کا سخت حرام ہے اور امام بیہقی و امام بغوی نے کہا ہے کہ محبت اہل بیت کی مسلمانی کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے بلکہ امام شافعی صاحب نے اوسکی فرضیت بہ تصریح فرما دی ہے

امام احمد

دیلمی

قاضی عیاض

امام بیہقی

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم ۔ فرض من اللہ فی القرآن انزلہ ۔ اسی امام شافعی
نے فرمایا آل النبی ذریعتی ۔ وھم الیہ وسیلتی ارجوھم اعطی غدا بیدی الیمین صحیفتی
کتاب توثیق عری الایمان میں امام بزار نے امام حولی سے نقل کرکے فرمایا کہ فاضل علما
علما بوجہ محبت رسول اللہ کے اپنے دلوں میں بہت کامل نرہ پاتے ہیں پھر حضرت کی اولا
کی محبت سے پھر ان میں صحابیوں کی اولاد کی محبت سے جنکو جنت کی بشارت ملی ہے۔
پھر کل صحابیوں کی اولاد کی محبت سے کامل نرہ پاتے ہیں۔ اور انکی طرف ایسی خوشی کی نظر
کرنے ہیں جیسے کہ ان کے باپوں کو دیکھ کر نظر کرتے اور انکی عیب جوئی سے آنکھ بند کر لی
چاہیے اسیواسطے اہل بیت۔ کے فاسق و بدعتی سید کے کام ناجائز کو برا جانے لیکن اسکی ذات
اور حسب کو برا نہ کہے۔ کیونکہ وہ ایک ٹکڑا اور جزو ہے رسول اللہ سے اگرچہ درمیان حضرت کے
اور اس سید بدکار کے بہت سی پیڑیاں درواسطے ہوں **ابوالشیخ** نے حدیث بیان
کی کہ بزرگی اور شرافت اور مرتبہ رسول اللہ اور ان کی اولاد کو ہے۔ **دار قطنی** نے ابن المسیب
سے بیان کیا کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ درستی کرو اشرافت کی اور اپنی عزت کیلئے لوگوں
سے بچاؤ اور جان لو کہ شرافت محبت علی و اہل بیت سے پوری ہوگی۔ **دیلمی** نے ابو سعید
سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوسپر جس نے مجھکو
تکلیف دی اولاد میری کے سبب۔ **حاکم** نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ
فرمایا حضرت نے تمہارے اندر اچھا وہ شخص ہے۔ جو میرے بعد میری اولاد کے ساتھ اچھا
امام احمد اور ترمذی اور حاکم نے سعد سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے قریش
(اہل بیت) کی ذلت کا اسکو اللہ تعالے ذلیل کردیگا۔ **ابوبکر** نے غیلانیات میں
ابوایوب سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ روز قیامت
ہوگا۔ فرشتہ آواز دیگا۔ عرش کے نیچے سے کہ اے لوگو سروں کو نیچے کرو اور آنکھیں
بند کر لو تاکہ بی بی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پل صراط سے گزر جائے پس ستر
ہزار کنیزک کے ساتھ گذریگی۔ جو کہ جنت کی حوروں میں سے ہونگی۔ بجلی کیطرح تیز گزریگی
یہ جس قدر لکھا گیا ہے۔ مختلف کتابوں کے مسائل ہیں۔ مگر زیادہ تر امام ابن حجر مکی

کی صواعق محرقہ سے لکھا گیا ہے۔ اِن دونوں قسم کی حدیثوں سے مطلب یہ نکلا کہ سید لوگوں کو بھی امید اور خوف میں رہنا چاہیئے۔ ایسے خوش نہ ہو جائیں کہ رسول اللہ کی اولاد بنکر نیک عمل کو ترک کر دین خیال کریں۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسکے کہ کل جہان کے سردار تھے اور انہی کی خاطر سارا جہان پیدا ہوا آنحضرت نے کبھی فرض وواجب ونیک کام ترک نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے ڈر نہ ہوئے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اون کے صحابہ اور دوست اور بڑے بڑے غوث وقطب وعلما وفقرا وبزرگان دین ہو گزرے ہیں کسی نے بُرے کام نہ کئے پس سید لوگ ضرور اُن کے قدم پہ چلیں اور انکو رنج نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے جنت لینا چاہین تو شرع محمدی کی پابندی کریں اور نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وغیرہ ضروری کام اسلام کے ادا کریں اور اپنی صورت وشکل ولباس وخصلت وبات چیت ومعاملہ وغیرہ کل کاموں کو شریعت کے موافق کریں تاکہ ذات کے لوگ بھی دیکھکر ان کی محبت کریں اور انسے نفرت نہ کریں۔ کئی جگہہ دیکھا جاتا ہے کہ نماز کے وقت مسجد کے قریب سید ذات کا آدمی بیٹھا رہتا ہے نماز کو نہیں آتا۔ بعضے روزہ رمضان کا نہیں رکھتے۔ کوئی داڑھیاں منڈوالتے کترواتے ہیں۔ کوئی کان میں مرکیاں اور بالیاں ڈالتے ہیں بعضے سید اپنی اولاد کا ناک چھید ڈالتے ہیں۔ بعضے اولاد کے سر پہ بودیاں اور چوٹی ہندوؤں کی طرح رکھواتے ہیں۔ اور اسکو بزرگوں کی رسم جانتے ہیں حالانکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ بعضے سید چوری وجنگ ومقدمہ بازی وکاذب گواہی میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سب کام حرام ہیں آج کل جو لوگ اہل بیت سے بداعتقاد ہو گئے ہیں۔ تو ایسے ہی ناجائز کام ان کے دیکھکر تو ہوئے ہیں۔ ایک تو بات یہ سید بنجانا ہے یہ تو آسان ہے مگر اچھے سیدوں کے کام دکھلانے چاہیئے سیدوں میں خصلت رسول اللہ کی اور بہادری وسخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور صبر امام حسین وامام حسن کا ضرور ہونا چاہیئے۔

سوال بعض لوگوں کو یہ وہم ہے کہ اگرچہ سادات اہل بیت کی شان عظیم ہے مگر ان کی عزت اور عظمت قرآن مجید کی کسی آیت سے نہیں نکلتی۔ جواب چند آیات تحریر کیجاتی ہیں جن سے بعض حضرات مفسرین نے آل بیت کی بنا ڈالکے نکالی ہے پہلی آیت اِنَّمَا

یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تاکہ دور کرے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت کے لوگوں اور تم کو پاک کردے گناہوں سے یہ سبب تقویٰ کے عمدہ پاک کرنا اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت وارد ہوئی ہے حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کے شان میں اور بعض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے شان میں کیونکہ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ یہ بھی حضرت کی بی بیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ قول ابن عباس کی طرف منسوب کیا گیا ہے اسی واسطے انکا غلام حضرت عکرمہ بازار میں یہ بات سناتا تھا اور بعض علما نے فرمایا کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شان پاک میں وارد ہوئی اور قوی یہ بات ہے۔ کہ یہ آیت وارد ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور بیٹیوں اور بیٹیوں کی اولاد میں یعنی اہل بیت سکونت و اہل بیت نسب میں وارد ہوئی ہے اہل بیت سکونت میں بی بیاں بھی داخل ہیں اور اہل بیت نسب میں بی بی فاطمہ اور امام حسن و امام حسین و حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم داخل ہوگئے اب ہم چند احادیث بیان کرتے ہیں جن سے ہر ایک کا ثبوت ہوتا ہے۔

اخرج احمد عن ابی سعید الخدری انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین واخرجہ ابن جریر مرفوعاً بلفظ انزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ الخ واخرجہ الطبرانی ایضاً اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انحضرات کو کملی کے نیچے کر لیا جو کملی کہ حضرت پر اوڑھا ہوا تھا۔ اور یہ آیت پڑھ دی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور خاص ہیں میرے ان سے پلیدی دور کردے اور انکو پاک کردے پس حضرت کی بی بی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تو خیر از بھلائی اور نیکی پر ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی ان اہل بیت سے لڑیگا میں اس سے لڑونگا اور جو ان سے صلح رکھے گا میں اس سے صلح رکھونگا اور جو ان سے دشمنی کرے میں اس سے دشمنی کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے لیا اپنا اوپر حضرت علی و امام حسن و امام حسین و فاطمہ پر اپنا کملی ڈال دیا۔ اور حضرت ام سلمہ بی بی کے اوپر دست مبارک رکھ لیا

تفسیر درمنثور وصحیح مسلم

اور یہ کلام پڑھی۔ اللّٰھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد
انک حمید مجید اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت بی بی ام سلمہ کے مکان میں اتری
تو رسول اللہ نے تین بار پڑھا اللھم اھلی اذھب عنھم الرجس وطھرھم
تطھیرا۔ بی بی ام سلمہ نے کہا کہ میں کیا آپ کی اہل سے نہیں ہوں یا رسول اللہ تو حضرت نے
فرمایا کہ ہاں تو میری اہل سے ہے۔ اور اس وقت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کمل کے نیچے
داخل کر لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ نے دعا کی تو واثلہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجیے تو رسول اللہ نے اسکے لئے بھی دعا کی اور صحیح روایت
میں ہے کہ واثلہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بھی آپ کی اہل سے ہوں تو فرمایا کہ ہاں تو بھی
میری اہل سے ہے۔ امام بیہقی نے کہا کہ واثلہ کو رسول اللہ نے تشبیہاً اہل میں شمار کر دیا
نہ یہ کہ فی الواقعہ وہ اہل رسول اللہ میں داخل ہے۔ **سوال** ام سلمہ بی بی کا کمل کے نیچے
داخل ہونا اور نہ ہونا دونوں پائے گئے۔ جیسا کہ یہ ما سبق کی روایتوں سے معلوم ہوا پس
کون سی روایت درست ہے۔ **جواب** درست یہی ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ ہوا ہے یعنی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار بی بی فاطمہ کے مکان میں امام علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم و فاطمہ کو زیر
کمل داخل کیا اور بی بی ام سلمہ پر ہاتھ مبارک اپنا رکھ دیا اور ایکبار خود ام سلمہ کے مکان
میں کمل کے نیچے اول کے چار حضرات کو اور نیز ام سلمہ کو بھی داخل کر لیا فحصل الجمع بین اختلاف
الروایات اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اپنی باقی بیٹیاں سوائے فاطمہ کے اور اپنے قریبی
اور بی بیاں بھی ملا لیں وفی روایۃ ضم الی ھؤلاء بقیۃ بناتہ و اقاربہ و
ازواجہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کی کل بیٹیاں اور کل بی بیاں اور اقربا اہل بیت میں
داخل ہیں اور ثعلبی کا مذہب ہے کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد کل بنی ہاشم ہیں جیسا کہ
ایک حدیث حسن میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور اسکے فرزندوں
کو اس دعا میں شامل کر لیا اور ان کے اوپر ایک پردہ ڈال دیا اور کہا کہ یا اللہ یہ میرا چچا ہے
اور یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں ان کو آگ سے پوشیدہ کر جیسا کہ میں نے اس پردہ میں انکو
پوشیدہ کر لیا ہے پس دروازہ کی چوکھٹ اور مکان کی دیواروں نے اسپر آمین کہی پھر

صحیح مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی تین بار۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے زید بیٹے ارقم سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالی کی صفت و ثنا کے بعد اہل بیت کی محبت و خدمت و تعظیم کے بارے میں بہت کچھ بیان فرمایا پس زید سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کی بی بیاں اہل بیت میں ہیں وہ نہیں کہا کہ ہیں مگر اصل اہل بیت وہی ہیں جن پر بعد رسول اللہ کے صدقہ حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہیں۔ ان سب پر صدقہ حرام ہے پس ان سب کی تعظیم بلکہ کل عرب کی ضروری ہے **خلاصہ** یہ کہ اہل بیت رسول اللہ کے دو قسم ہیں ایک اہل بیت سکونت کے یعنی حضرت کے مکان مبارک کے رہنے والے لوگ اور اس میں کل ازواج داخل ہیں اور دوسرا اہل بیت نسبی وہ حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین اور کل بیٹیاں اور کل بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں اور یہ حدیث بخاری کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روز تک پے در پے آل محمد نے روٹی سالن والی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا تو اس سے مراد بنو ہاشم و بنو مطلب و ازواج و ذریات کل ہیں۔ بنا بر قول اصح کے مگر اعلیٰ قسم کے اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ فرضی زکوۃ و نذر و کفارہ حرام ہیں بلکہ حنفی مذہب کے بعضے اقوال میں صدقہ نفلی بھی حرام ہے۔ جیسا کہ امام مالک کے ایک قول میں ہے کیونکہ یہ صدقہ لوگوں کی میل ہے دینے والے کی عزت اور لینے والے کی ذلت ہوتی ہے۔ مگر یہ قول قابل عمل فی زمانہ نہیں بلکہ صدقہ نفلی سے سادات کی خدمت کیجائے ورنہ اون کے گذارے مشکل ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس ملک میں مسلمان بادشاہ نہیں جو انکو خزانہ بیت المال سے مدد کرے تو ان کے ضعیف و نابالغ و بیوہ عورتوں کی معاش تنگ ہو جائے گی لہذا صدقہ نفلی ان کے لئے درست ہے اور میں نے اس پر مستقل رسالہ لکھا ہے (**البیان الاتم فی حرمۃ الزکوۃ علی بنی ہاشم**) اور بعض علماء کی رائے پر تیسری قسم اہل بیت کی بھی ہے جو کہ کل نیک و صالح آدمی کو شامل ہے بوجہ اسکے کہ حدیث شریف میں ہے۔ کل تقی نقی فھو آلی یا یہ حدیث آلی کل مومن تقی مگر یہ حدیث ضعیف ہے، قالہ ابن حجر **اقول** ضعیف حدیث ایسی جو کہ موضوع اور بناوٹی نہ ہو یا ایسی جس کو فقہا و محدثین نے رد نہ کیا ہو۔ فضائل اعمال میں مقبول ہے اور یہ بات کہ ہر مومن صالح رسول اللہ کی آل ہے یہ اوسکی خوشی اور امتحان کی

البیان الاتم

بات ہے اسیواسطے بعض علمانے ہسکو مقبول رکھکر اہل بیت کی تقسیم فرمادی کہ حضرت صدقہ کے باب میں اہل بیت سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں جن کے فروغ بہت ہوتے ہیں اور دوسری قسم وہ ہیں جن کے لئے یہ دعا کی اللھم اھلی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا اس سے مراد اصحاب کسا وازواج مطہرات وکل ذریات وقرابتی ہیں ان میں سے بھی بعض پر صدقہ فرض حرام ہے مگر تخصیص ان کی خاص دعا میں ہے تیسرے وہ جو کہ دعا وورود میں عام طور پر مراد ہوتے ہیں جیساکہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد میں مراد کل مومن پرہیز گار ہیں اہل بیت سکونت ونسبی وقرابتی وغیرہ کل صحابہ وکل اہل اسلام قیامت تک اس آل میں داخل ہیں اور اس پہلی آیت میں کل اہل بیت کی فضیلت ظاہر ہوگئی اور یہ کہ اللہ تعالے نے بکلمۂ انما سے ارادہ کو اہل بیت کی پاکی اور طہارت میں منحصر کردیا یعنے اللہ تعالی نے ان کے پاک ہی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے نہ عذاب کا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کا ارادہ قدیم ہے یعنی ابتدا ہی سے اللہ تعالی نے اہل بیت کی پاکی کا ارادہ فرمایا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالی کے ارادہ کو کوئی روکنے والا نہیں وہ ہو ہی جاتا ہے وھو الغفور الودود ذو العرش المجید فعال لما یرید۔ اس آیت میں لفظ رجس سے مراد گناہ ہے یا شک کرنا اوس شے میں جس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور تطہیر سے مراد انکو پاک کردینا احوال اور اقوال اور اخلاق مذمومہ سے اور توفیق دینا انکو اعمال صالحہ پر اور بعض احادیث میں وارد ہے کہ ان کو اللہ تعالی نے آگ سے بچالیا ہے اور انپر آگ کو حرام کردیا جو کہ طہارت کی غایت اور نتیجہ ہے اسی وجہ سے جبکہ اہل بیت کرام سے خلافت ظاہرہ کو دور کردیا پروردگار نے کیونکہ وہ خلافت اوسوقت مثل دنیوی بادشاہو کے ایک ملک اور حکومت فخریہ بن گئی تھی۔ اور خلافت راشدہ اور حقہ نہ رہی تھی اسی واسطے امام حسن کے لئے پوری نہ ہوئی تو اوس کا بدلا ان حضرات کو پروردگار نے خلافت باطنہ دی یعنی گوناگون کے اعمال صالحہ ان کے نصیب ہوئے اور آگ دوزخ کی انپر حرام ہوئی اور بڑے بڑے نیکوں پر انکو افسری ملی بیان کیا ہے کہ علما کی ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ اولیا اللہ کا قطب نہ ہوگا مگر انہی اہل بیت کرام سے ہوگا۔ اگرچہ استاذ ابو العباس مرسی نے یہ بھی کہا ہے کہ قطب الاولیا غیر اہل بیت

استاج عطاء اللہ

سے بھی ہوتا ہے - جیسا کہ اسکے شاگرد التاج عطاء اللہ نے اوس سے نقل کیا ہے
غرض کہ اہل بیت کرام کا درجہ بہت بڑا ہے اسیواسطے رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے
میری قرابت کے لوگوں کو اذیت اور ضرر دی اوسنے مجھکو ایذا دی اور جس نے مجھکو
ایذا دی اوسنے اللہ تعالی کو ایذا دی - دوسری روایت میں ہے - کہ قسم ہے اوس اللہ
کی مجھکو جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مسلمان بندہ کا ایمان جب پورا ہوگا کہ مجھکو
پیارا جانے اور میرے اوپر محبت کرے اور میرے اوپر محبت جب پوری ہوگی کہ میری قرابت
اور خویشی کے لوگوں کو محبوب جانے پس اس حدیث میں رسول اللہ نے اہل بیت کی
تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا ہے - اور اہل بیت کے نفس پاک کو اپنے نفس پاک کے
قایم مقام فرمایا ہے - **ف** اصحاب کسا یا اہل کسا یعنی کملی والے لوگ یہ پانچ حضرات
مشہور ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی و امام حسن و امام حسین و بی بی
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور یہی اصحاب مباہلہ بھی ہیں یعنی جبکہ اللہ تعالی
نے رسول اللہ سے فرمایا تھا کہ کہدو اے محمد کافرون سے کہ آؤ تاکہ بلائیں ہم اپنے بیٹوں
کو اور تم بھی بلاؤ اپنی اولاد کو اور پھر بد دعا کریں کہ اللہ تعالی کاذبوں پر لعنت کرے یعنی
مطلب رسول اللہ کا یہ تھا کہ تم بھی ظالموں کے حق میں بد دعا کرو اپنی اولاد کو لیکر
اور میں بھی بد دعا کرونگا اپنی اولاد کو لیکر پس جو کوئی ہم دو فریق میں سے اپنے دعوے
میں کاذب اور ظالم ہوگا - اوسپر اللہ تعالی کا قہر اور لعنت پڑے گی پس اس وقت یہی
پانچ حضرات مباہلہ یعنی باہم ایکدوسرے کے حق میں بد دعا کے لئے نکلے تھے **دوسری
آیت** قرآن مجید کی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا - حضرت کعب بن عجرہ سے یہ روایت صحیح
وارد ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ پر سلام دینا
تو ہم کو معلوم ہو چکا - مگر آپ پر ہم درود کیسے پڑہیں حضرت نے فرمایا کہ کہا کرو اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ آخر تک اور حاکم کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا
کہ یا رسول اللہ درود کیسے بھیجیں آپ پر اور اہل بیت پر تو فرمایا کہ کہو اَللّٰہُمَّ صَلِّ

۱؎ اس حدیث سے مراد التحیات ہے کہ اوسمیں سلام ہے کما قالہ الامام ابن حجر الہیتمی نقلا عن جمع
من غیرہ

علی محمد و علی آل محمد آخر تک پس بعد نزول آیت کے لوگون کا سوال کرنا اہل بیت پر درود کی کیفیت کا اور حضرت کا فرمانا و علی آل محمد کا صاف بتا رہا ہے کہ اس آیت مین درود و سلام کا بھیجنا رسول اللہ اور اہل بیت دونوں پر مراد ہے ورنہ اہل بیت پر صلوٰۃ پڑھنے کا سوال ہی نہ کرتے تو پس معلوم ہوا کہ اہل بیت پر درود پڑھنے کا بھی حکم آیت کریمہ میں وارد ہے - اور رسول اللہ نے اونکو اپنے نفس مبارک کے ساتھ ملایا ہے - درود کے پڑھنے پڑھانے میں کیونکہ رسول اللہ پر درود بھیجنے سے نہایت زیادتی تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے - اور اس سے اہل بیت کی بھی تعظیم ہے اور اسی سبب سے جبکہ رسول اللہ نے گذشتہ حضرات کو کمل کے نیچے داخل کیا تو عرض کی اللھم انھم عنی وانا عنھم فاجعل صلاتک و رحمتک و مغفرتک و رضوانک علی و علیھم (ترجمہ) اے میرے اللہ یہ اہل بیت کملی والے مجھ سے ہیں اور میں انسے ہوں پس کر رحمت اپنی اور مغفرت اور رضا اپنی میرے اوپر اور انپر - اور اس دعا کا اثر پھر یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا جس میں رسول اللہ اور انکی آل بھی داخل ہوگئی جیسا ابھی گزرا اسی واسطے رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے اوپر درود کٹا ہوا دم بریدہ نہ بھیجا کرو - لوگوں نے عرض کی کہ وہ کیسا ہے فرمایا کہ اللھم صل علی محمد کہکر رک جانا اور و علی آل محمد نہ کہنا بلکہ تم و علی آل محمد بھی کہا کرو - بخاری و مسلم میں اللھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی ابراھیم آخر تک مذکور ہے اور آل کا ذکر نہیں مگر اسمین کوئی ضرر نہیں اول تو یہ کہ ذریتہ میں آل اولاد آگئی دوسرا یہ کہ دوسری روایتوں میں آل کا ذکر ہے - بعض راویوں نے ایک بات کو یاد رکھا اور دوسری کو یاد نہ رکھا کما ھو شائع اور کئی روایتوں میں ازواج و ذریات کے ساتھ آل کا ذکر موجود بھی ہے - **اب** اس امر کی تحقیق کہ درود شریف رسول اللہ اور اہل بیت پر فرض ہے یا واجب یا سنت تفصیل تو اس میں دراز ہے - مگر خلاصہ یہ ہے کہ عمر بھر میں ایکبار ہر مسلمان پر فرض ہے اور التحیات میں سنت ہے اور کسی مجلس میں

جب حضرت کا ذکر آوے تو اوّلاً فرض ہے بعض کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک واجب ہے اور باقی دفعات میں سنت یا مستحب ہے علی اختلاف الاقوال - ہمارے مذہب حنفی کے فقہا چنانچہ شامی وغیرہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ ہر دعا کے اول و وسط و آخر میں رسول اللہ پر درود پڑھنا مستحب ہے۔ دیلمی میں ہے کہ سوائے درود شریف کے دعا موقوف رہتی ہے - درود پڑھنا ۴۰ مقام میں مستحب ہے جنکو میں نے شامی سے نظم کر دیا ہے ؎

شامی

مستحب دان درود یوم السبت — روز جمعہ و شبش احد ہم دان
ہم خمیس و صباح و شام شده — چون بمسجد درائی و بیرون ازان
نزد قبر نبی و مروه صفا — خطبۂ جمعہ پس دعاے اذان
در دعا وسط و اول و آخر — قبل اقامت پس از قنوت بدان
بعد لبیک و نزد جمع و فراق — نزد وضو طنین گوش بخوان
نزد نسیان و وعظ و نشر علوم — ابتداء حدیث و آخر آن
نزد تحریر سوال و فتوی شد — ہم مصنف و گر مدرس دان
متزوج بزوج و خاطب — ہم خطیب و امور مشکلہ دان
نزد ذکر و سماع نام رسول — ہست مکروه بحاجت انسان
شہرت بیع و ہم جماع و عطاس — ذبح و حشرت تعجب است چنان
نثر گفته مصنف شامی — یافت قاضی ز نظم اجر کلان

یعنی درود پڑھنا علی العموم اچھا ہے مگر خاصکر چالیس مقام میں مستحب ہے۔ سنیچر کے روز اور جمعہ کے روز اور اسکی رات میں - اتوار جمعرات و ہر روز صبح و شام کو مسجد میں آنے اور جانے کے وقت رسول اللہ کی قبر کے پاس اور مروہ و صفا دو پہاڑوں کے پاس کہ مکہ میں ہیں جمعہ کے خطبہ میں اور اذان کی دعا میں اور ہر دعا کے اول و آخر و درمیان میں - اقامت شروع کرنے سے پہلے اور وتر میں دعا قنوت کے بعد حج میں لبیک کے بعد اور وقت ملاقات اور رخصت کے - وضو کرتے وقت اور جبکہ کان میں آواز ہو اور درد ہو کسی بات کے فراموش ہو جانے کے وقت اور وعظ اور علم پھیلانے کے وقت - حدیث شریف کے اول اور آخر - سوال جب کسی عالم کو لکھے اور جب کسی کو جواب کسی مسئلے کا دیوے - وقت شروع تصنیف کے اور وقت تدریس کے - نکاح کرنے والا اور کرانے والا اور منگنی کرنے والا بھی درود پڑھے

خطبہ جمعہ وحج واستسقاء وکسوف ونکاح وغیرہ کے اول ہیں۔ کوئی امر مشکل پیش آوے یا
رسول اللہ کا نام سنے یا ذکر کرے اونکے نام پاک کا ان سب جگہوں میں درود پڑھنا مستحب ہے،
اور سات مقام میں مکروہ ہے۔ بول وبراز کے وقت اور کسی چیز کو فروخت کرتے وقت جیسے
کہ مکار غدار دوکاندار کوئی چیز فروخت کرنیکے وقت خریدار کو خوش کرنے اور اپنی بزرگی
وصلاحیت دکھانے کے لئے بسم اللہ یا درود پڑھتے ہیں۔ جماع کے وقت اور چھینک مارنے
کے وقت اور جانور کے ذبح کے وقت یا ٹھوکر کھانے کے وقت درود پڑھنا مکروہ ہے۔
اور امام شافعی رح کے مذہب میں نماز کے اندر واجب ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے شعر فرمایا ہے

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللهِ حُبُّکُمْ ، فَرْضٌ مِّنَ اللهِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ
کَفَاکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ ، مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ

تمکو اسقدر عظیم درجہ بہت ہے — کہ جو کوئی درود نہ پڑھے تمہارے اوپر اوسکی نماز نہیں ہوتی

المراد من الفرض الوجوب وقوله لا صلوٰة لهٗ ای کاملة قاله ابن حجر الهیتمی فی الصوا
آیت تیسری قرآن مجید کی سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ ترجمہ سلام ہووے آل یاسین
پر تفسیر والوں علماء کی ایک جماعت نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے نقل کیا ہے کہ مراد اس سے
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایسا ہی کلبی نے کہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یاسین اور طٰہٰ
رسول اللہ کے صفتی نام ہیں جیسا کہ بوستان میں ہے ؎ ترا عز لولاک تمکین بس است ×
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است × اور رسول اللہ کی آل پر سلام ہونے سے رسول اللہ پر بطریق
اولی سلام ہوا کما فی اللھم صل علی آل ابی اوفی۔ لکن اکثر المفسرین علی ان المراد الیاس
علیہ السلام وھو قضیة السیاق کیونکہ مشہور قرأت علٰی اِلْیَاسِیْنَ ہے بروزن اسمٰعیل
اور اسکی دو صورتیں ہیں۔ (۱) الیاس والیاسین دونوں نام ہیں جیسے میکال ومیکائیل (۲)
اِلْیَاسِیْن جمع ہے الیاس کی (**تنبیه**) لفظ السلام فی نحو ھذہ الجملة خبر مراد
به الانشاء والطلب علی الاصح والطلب یستدعی مطلوبا منه فطلبه تعالی من
غیرہ محال فالمراد بسلامه تعالی علی عبادہ اما بشارتھم بالسلامة واما حقیقة
الطلب فکانه طلب من نفسه اذ سلامه تعالی یرجع لکلامه النفسی الازلی وتضمن
الطلب منه لانالة السلامة الکاملة للمسلم علیه غیر محال اذ ھی طلب نفسی

مقتضی لتعلق الارادة به والطلب من النفس معقول لعلمه کل احد من نفسه فالحاصل انه تعالیٰ طلب لهم منه انا لتهم السلامة الکاملة فیتعلق ذلک بهم فی الوقت الذی اراد الله تعالیٰ تخصیصهم به کما فی امره ونهیه المتعلقین بنا مع تدمها۔ اور فخر الدین رازی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کے اہل بیت رسول اللہ کے ساتھ پانچ چیزوں میں برابر ہیں۔ ایک تو سلام میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے حق میں فرمایا السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته یعنی تیرے اوپر سلام ہو وے اے میرے نبی اور میری رحمت اور برکات اور ایسا ہی اہل بیت کے حق میں فرمایا سلام علی آل یاسین یعنی سلام ہووے آل یاسین کے اوپر یعنی آل رسول اللہ کے اوپر سلام ہووے دوسرا درود میں بھی برابر ہیں چنانچہ نماز کی التحیات میں اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد پڑھا جاتا ہے۔ اور برابر ہیں طہارت اور پاکی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا رسول اللہ کے حق میں طٰهٰ یعنی اے طاہر و پاک اور اہل بیت کے حق میں فرمایا ویطهرکم تطهیرا اور برابر ہیں صدقہ کے حرام ہونے میں رسول اللہ اور اہل بیت دونوں کے حق میں حرام اور برابر ہیں محبت میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ترجمہ کہہ دو اے محمد صاحب آپ لوگوں سے کہ اگر تم محبت کرو اللہ تعالیٰ سے تو تم میری تابعداری کرو تمہارے اوپر محبت کریگا اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کے بارہ میں قرآن مجید میں فرمایا قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ ترجمہ کہہ دو اے محمد صاحب امت سے کہ میں تم سے دین و اسلام کے پہنچانے کا بدلہ کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر محبت میرے قرابتیوں اور خویشوں کے حق میں یعنی چونکہ میں نے تم کو دین اسلام پہنچا کر گمراہی کے اندھیرے سے نکالا اب اسکا بدلہ یہ ہے کہ تم میری اولاد اور میرے خویش لوگوں سے محبت رکھو چوتھی آیت باری تعالیٰ کا قول وقفوهم انهم مسئولون ترجمہ اور ٹھہراؤ ان کو تحقیق یہ لوگ سوال کئے جائیں گے۔ دیلمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کیا جائیگا لوگوں سے علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی دوستی کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو فرمایا ہے کہ لوگوں سے آپ کہہ دیں کہ میں دین و

شریعت کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ تم سے نہیں لیتا مگر یہ کہ تم لوگ میری اہل بیت اور قبیلہ کے لوگوں
سے دوستی رکھو اور معنی یہ ہے کہ امت کے لوگوں سے سوال کیا جائیگا کہ تم نے اہل بیت سے دوستی
کما حقہ رکھی ہے جیسا کہ تمہارے رسول نے تم کو وصیت کی تھی یا کہ تم نے دوستی کے حق کو ضائع
اور برباد کر دیا ہے پس ان لوگوں پر سطالبہ اور مشقت ہوگی ۔ نعوذ باللہ من بغض الرسول
وبغض النبی وعداوۃ اهل البیت حدیث بیان کی ہے ابن سعد او ملا نے اپنی سیرت میں
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ سے وصیت قبول کرو اس بات کی کہ میرے اہل بیت سے
نیکی اور احسان اور بھلائی کرتے رہنا کیونکہ کل کو بروز قیامت میں اون کی طرف سے تم لوگوں سے
جھگڑا کرونگا اور جس سے میرا نزاع ہوا وہ میرا دشمن ہو جائے گا۔ اور جو میرا دشمن ہوگا دوزخ میں
داخل ہوگا ۔ غدیر خم کے روز جو کہ ایک پانی ہے جحفہ مقام میں رسول اللہ نے اہل بیت کی تعظیم
و تکریم میں بہت تاکید فرمائی ہے پانچویں آیت قول باری تعالیٰ کا وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ
اللّٰہِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ۔ ترجمہ تم سب لوگ پنجہ مارو ساتھ رسی اللہ کے اور باہم جدا جدا
مت ہو یعنی کل اسلام لاؤ ۔ اور باہم محبت کرو ۔ مگر یہ مطلب نہیں کہ فاسق معلن اور بدعتی سے
بھی محبت رکھو ثعلبی نے اس کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ ہم اہل بیت ہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں جسکے مضبوط پکڑنے کا لوگوں کو حکم ہوا ہے
حضرت امام زین العابدین نے جو اون کے جد امجد ہیں جبکہ یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ہو جاؤ
تم ساتھ سچ والے لوگوں کے ۔ تو لمبی دعا کی کہ یا اللہ ہمکو صادقین سے ملا دے اور ان کے
درجات نصیب کر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسلام پر متفق ہونیکا امر فرماتا ہے اور متفرق ہونے سے
منع کرتا ہے مگر لوگ دین کے امور اور قرآن مجید کے معانی میں اپنی رائے کو دخل دینے لگے اور بعید
نہیں کہ بھی نہ فرقہ ہونیوالا ہے تم کو میں بتاتا ہوں وہ لوگ کہ جو شریعت کے چراغ اور دین محمدی کے
علم ہیں اور جن سے دین و اسلام کی سند لائی جاتی ہے وہ درخت مبارک کی شاخیں ہیں یعنی
اہل بیت وہ صاف پاک لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے شرک اور گناہوں کی پلیدی کو دور
کر کے پاک کر دیا ہے ۔ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا

ابن سعد حدیث

ثعلبی جلد ... جعفر

اور جن کی محبت کو قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ یا اللہ جل جلالہ ہم کو بھی سچی محبت اہل بیت کرام کی نصیب فرمادے۔ **چھبیسویں آیت**۔ قول اللہ تعالیٰ کا اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔ مطلب کیا بخیلی کرتے ہیں یہ کفار اور منافق ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے فضل سے عنایت کی ہیں۔ روایت کی ہے ابوالحسن مغازلی نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں لفظ الناس جسکا معنے لوگ ہیں ما وہم اہل بیت ہی ہیں مجھکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی امام باقر صاحب نے قسمیہ کہا کہ اس آیت میں مراد ہم اہل بیت ہیں **ستائیسویں آیت**۔ پروردگار کا قول مبارک وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ انکو نہیں عذاب کرتا جس حال میں کہ اے میرے دوست تو بیان میں موجود ہوں صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے اشارہ نکالا ہے اپنے اہل بیت کی طرف پس ضمیر انت سے مراد وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وجود اہل بیت ہے۔ کیونکہ وجود ان کا اہل زمین کے لئے امان ہیں جیسے کہ وجود حضرت کا خود اہل زمین کیلئے امان ہے اور اس میں بہت احادیث وارد ہیں ایک روایت میں ہے اهل بیتی امان لاهل الارض فاذا هلك اهل بیتی جاء اهل الارض من الآيات ما کانوا یوعدون۔ یعنی میرے اہل بیت زمین کے باشندوں کے لئے باعث امن ہیں جب اہل بیت ہلاک ہونگے تو زمین کے لوگوں پر عذاب مقرر شدہ اتر پڑیں گے۔ وفی اخری لاحمد فاذا ذهب النجوم ذهب اهل السماء واذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض۔ وفی روایة صححها الحاکم علی شرط الشیخین النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفتها قبیلة من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابلیس وجاء من طرق عدیدة یقوی بعضها بعضا انما مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجا وفی روایة من تخلف عنها غرق وفی روایة هلك وانما مثل اهل بیتی فیکم مثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غفر له وفی روایة غفر الذنوب اور بعض علما نے فرمایا کہ جو اہل بیت باعث آرام وامان مخلوقات ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو کہ اہل بیت علما ہیں نہ بے علم اہل بیت اور

قال فی الصواعق المحرقہ

یہ بوقت نزول امام مہدی صاحب کے ہوگا۔ کہ عیسے علیہ السلام بھی اسوقت تشریف فرمائینگے
اور دجال قتل ہوگا۔ اسکے بعد سات سال یا کچھ زیادہ امن وآرام ہوگا۔ بعدہ شام کے ملک کی
طرف سے ایک ہوا سرد چلیگی جس سے کل مومن فوت ہو جائینگے جس کے دل میں ذرہ قدر ایمان
بھی ہوگا اور بدمعاش شریر لوگ رہ جائینگے۔ جو زور بروز خلاف شرع کام کرینگے۔ یہانتک
کہ پے درپے علامات عذاب وارد ہونگے۔ آخر حدیث تک مگر احتمال اس بات کا بھی ہے
اور یہی میرے نزدیک ظاہر باہر ہے کہ مراد اس سے کل اہل بیت ہیں کیونکہ جبکہ کل دنیا کو اللہ تعالےٰ نے
ببرکت رسول اللہ کے پیدا کیا تو دنیا کی ہمیشگی رسول اللہ اور اہل بیت کی ہمیشگی کے طفیل سے
کردیا کیونکہ اہل بیت برابر ہیں رسول اللہ سے چند چیزوں میں جیسا کہ گذر چکا امام رازی سے اور
اسوجہ سے کہ رسول اللہ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا اللھم انھم منی وانا منھم۔
ولانھم بضعۃ منہ بواسطۃ ان فاطمۃ امھم بضعۃ فاقیموا مقامہ
فی الامان انتھی مافی الصواعق یعنی رسول اللہ نے عرض کی کہ یا اللہ اہل بیت مجھ سے
ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اور اسوجہ سے بھی کل اہل بیت مراد ہیں کہ بی بی فاطمہ رسول اللہ کی جزو
ہے اور کل سید لوگ بی بی فاطمہ کے جز ہیں۔ تو جس قدر سید لوگ صحیح النسب والے ہیں وہ رسول اللہ
کی جز ہیں۔ قیامت تک جو سادات لوگ ہونگے سب کے اندر رسول اللہ کے بدن مبارک کا حصہ
آئیگا جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ کل سادات ہر زمانہ اور ہر جگہ کے کل جہان کے لئے سبب آرام اور
امان کا ہیں جب اُنسے لوگ مخالف ہونگے یا یہ دنیا سے تمام ہو جائینگے تو دنیا برباد ہو جاوے
گی۔ اور بنی اسرائیل کے لئے داخل ہونا دروازہ اریحا یا بیت المقدس سے ساتھ تواضع
واستغفار کے سبب بخشے جانے گناہوں کا تھا اسی طرح اس امت کے لئے دوستی اہل بیت
کی سبب بخشش گناہوں کا ہے۔ جیسے کہ ابن حجر نے فرمایا وفیہ بعد لہ خبر المشبع من احب
(والمشابہۃ) بباب حطۃ ان اللہ جعل دخول ذلک الباب الذی ھو باب
اریحا او بیت المقدس مع التواضع والاستغفار سببا للمغفرۃ وجعل لھذہ
الامۃ مودۃ اھل البیت سببا لھا کما یاتی قریبا الخ۔ اور اہلبیت کو نوح علیہ السلام
کی کشتی سے مشابہ کرنیکا مطلب یہ ہے کہ سید خلاف شرع کی تعظیم اس سبب سے کیجاوے کہ وہ رسول اللہ

کی جزو ہے اور اسکو خلاف شرع بات سے نرمی کے ساتھ سمجھایا جائے زبانی یا بذریعہ خط وغیرہ کے اور سید متشرع عالم کے افعال و اقوال کا اتباع کیا جائے یہ مطلب نہیں کہ سید لوگوں کے خلاف شرع امور میں ان کا اتباع کیا جائے کما قالہ ابن حجر الھیتمی فی الصواعق و وجہ تشبیھھم بالسفینۃ فیما مران من احبھم و عظمھم شکراً لنعمۃ مشرفھم صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بھدی علمائھم نجا من ظلمۃ المخالفات ومن تخلف عن ذلک غرق فی بحر کفر النعم و ھلک فی مفاوز الطغیان آٹھویں آیت پروردگار کا قول قرآن مجید میں وَاِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی - ترجمہ اور میں بخشنے والا ہوں اسکو جس نے توبہ کی اور ایمان لاکر عمل نیک کیا پھر ہدایت پائی اور رستہ لے لیا ثابت بنانی نے کہا کہ رستے سے مراد اہل بیت کی محبت کا رستہ ہے اور حضرت امام جعفر باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ تفسیر آچکی ہے حضرت دیلمی نے نقل روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فاطمہ کو فاطمہ اسواسطے کہا گیا کہ فاطمہ اور اسکے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے کاٹ دیا ہے اور جدا کر دیا ہے - فاطمہ کا معنے جدا ہونیوالی جو بچہ دودھ پینے سے جدا کیا جاتا ہے اسکو اسی واسطے فطیم کہتے ہیں کہ وہ دودھ سے دور کیا گیا ہے اور روایت کی ہے امام احمد نے کہ رسول اللہ نے امام حسن و امام حسین کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جس نے میری اور ان دو کی اور ان کے باپ اور ماں کی محبت کی تو وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا بروز قیامت کے اور ترمذی میں ہے وقال حسن غریب اور رسول اللہ کے ساتھ ہونیکا یہ معنے ہے کہ معیت و قرب شہود کی ہوگی نہ معیت مکان و منزل کی - اور ابن سعد نے روایت کی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہے مجھکو رسول اللہ نے کہ جنت میں اول میں داخل ہونگا - اور فاطمہ اور حسن اور حسین تو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دوست اور محبت کرنے والے کب داخل ہوں گے فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ تم لوگوں کے پیچھے داخل ہوں گے - **تنبیہ** اول سے مراد اولیت حقیقیہ نہیں بلکہ اضافیہ ہے یہ مطلب نہیں کہ حضرت امام حسن و امام حسین و فاطمہ کل انبیاء اور ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اول داخل ہوں گے - بلکہ مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور لوگوں کے جنت میں اول داخل ہونگے

کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ متصل درجہ کل انبیاء علیہم السلام کا ہے پھر بی بی
مریم و بی بی سارہ و بی بی ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بیوں کا بعد ازاں امت
میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رض اسکے بعد اور صحابہ کرام کیونکہ احادیث میں ایسا
بھی وارد ہے کہ جنت میں اول ابو بکر داخل ہوگا اور ایک حدیث میں ہے کہ اول حضرت
عمر داخل ہوگا۔ حدیث بیان کی ہے حاکم اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام نے آکر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو
جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی پس حضرت ابو بکر نے کہا کہ افسوس میں
بھی حضور کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا پس فرمایا رسول اللہ نے کہ اے ابو بکر میری
امت کے لوگوں میں تو سب سے اول داخل ہوگا جنت میں اور حضرت عمر صاحب کے شان میں ابن
ماجہ اور حاکم نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اول جس شخص سے اللہ تعالی صاحب حاکم
مصافحہ کریگا۔ اور اول جسپر سلام دیگا اور اول جسکو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کردیگا
وہ حضرت عمر ہے پس ان میں بھی یہی بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رض بہ نسبت حضرت عمر رض کے اول
جنت میں داخل ہوں گے اور حضرت عمر رض بہ نسبت اور لوگوں کے اول داخل ہوں گے یوں
آیت فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا
وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ٭ ترجمہ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی
آپ سے جھگڑا کرے بعد اسکے کہ آپ کے پاس علم دین کا اور شریعت آچکی ہے تو کہدے مجادلہ
جھگڑا کرنے والوں سے کہ آؤ تاکہ بلاویں ہم اپنی اولاد اور تمہاری اولاد کو اور اپنی عورتوں اور
تمہاری عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو پھر ہم زاری کریں پس کردیں لعنت
اللہ کی کاذب اور جھوٹ بولنے والوں پر۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ اصحاب کسا یعنی کملی والے
کی بزرگی پر اس آیت سے بڑھ کر دوسری کوئی آیت دلیل نہیں اور کملی والے حضرت علی و فاطمہ
و امام حسن و امام حسین ہیں پس معلوم ہوا کہ یہی لوگ اس آیت سے مراد ہیں اور اولاد فاطمہ
اور انکی ذریت رسول اللہ کی اولاد و ذریت کہلاتی ہے اور رسول اللہ کی طرف منسوب ہیں

صحیح نسبت کے ساتھ اور یہ نسبت نفع دے گی دنیا و آخرت میں آہ میں کہتا ہوں کہ اس آیت کو
مباہلہ کی آیت کہتے ہیں اور اسکے متعلق کچھ بیان پہلے گزر چکا ہے۔ **فائدہ** رسول اللہ نے فرمایا
ہے کہ ہر نبی کی اولاد اسکی پشت سے ہوئی ہے اور میری اولاد علی کی پشت سے اللہ تعالیٰ نے
کی ہے اسکو روایت کیا ہے ابوالخیر حاکمی نے اور صاحب کنوز المطالب نے زیادہ کیا ہے کہ روز قیامت
کے لوگ بلائے جائیں گے اپنی ماؤں کے نام سے تاکہ پردہ کسی کا فاش نہ ہو یعنی اگر باپ کے نام
سے کوئی بلایا جاوے اور فی الواقع ولد الزنا ہو تو زانی باپ کے نام سے بلانا ہوگا۔ بعض کہتا ہے ایسا ہے
کہ ان کے نام سے لوگ پکارے جائینگے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ کے نہ ہونے کا خیال ہو کر
کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے پکارے جائیں گے اگر اہل بیت
سید لوگ اپنے اپنے باپ کے نام سے ہر ایک پکارا جائیگا۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے زنا سے پاک کیا ہے
اور نسب ان کی آپس میں لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح ہے **دسوین آیت** قرآن
مجید میں ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ قریب ہے تجھکو دیگا اسقدر
اے محمد رب تیرا ایس تو راضی ہو جائے گا۔ نقل کیا ہے قرطبی نے حضرت ابن عباس سے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ ایسا راضی کریگا کہ حضرت کی اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ ہوگا۔
وقالہ السدی انتہی۔ یعنی بعضے سید غیر شرع ابتدا ہی میں شفاعت پاکر نجات پائیں گے اور بعضے
دوزخ میں کچھ عذاب دیکھ کر شفاعت کے سبب سے نجات پائیں گے۔ اور قرطبی کی مثل ملا نے
بھی نقل کیا واخرجہ الملا واحمد والطبرانی واخرجہ تمام والبزار وابونعیم و
الحافظ ابوالقاسم الدمشقی وغیرہم فی مصنفاتہم **گیارھوین آیت**
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ط۔ معنے یہ ہے کہ تحقیق
جن لوگوں نے ایمان لایا اور کام کئے نیک وہ لوگ ہی بہتر ہیں مخلوقات کے۔ حدیث بیان
کی ہے جمال الدین زرندی نے ابن عباس سے کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حضرت
علی سے کہا کہ وہ لوگ آپ اور آپکے شیعہ یعنی گروہ و جماعت کے لوگ ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت
کے لوگ روز حشر آئیں گے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ اور آئینگے
دشمن تمہارے غضب او رنج میں اور رحمت سے گرے ہوئے ہوں گے حضرت علی نے عرض کی کہ ا

دشمن کون ہوگا فرمایا حضرت نے جس نے تجھکو لعنت کی اور برا کہا اور تم سے دور رہا۔ ایک حدیث
میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو لوگ عرش کے سایہ کی طرف آگے جائیں گے۔ ان کے لئے خوشخبری
ہے حضرت علی یا کسی اور نے کہا کہ کون لوگ ہیں وہ تو فرمایا حضرت نے کہ تیری جماعت کے لوگ
اور تیرے شیعہ لوگ یا علی **تنبیہ**۔ شیعہ کا معنے گروہ و جماعت اور مراد اس شیعہ سے
حدیث شریف میں وہ لوگ ہیں جو کہ شریعت کے موافق محبت اہل بیت کرتے ہیں اور حضرت ابوبکر
و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت امیر معاویہ و بی بی عائشہ وغیرہ کل صحابہ و تابعین و
فقہا و محدثین و اصولیئین و مجتہدین کو برا نہیں کہتے اور اس صفت کے یہی اہل سنت و جماعت
کے لوگ ہیں جو کہ آج کل چاروں مذہب کے اندر منحصر ہیں حنفی مالکی شافعی احمدی مذہب میں اور یہ
شیعہ جو کہ آجکل کے پنجاب و ہند و سندھ و خراسان و عرب وغیرہ ملکوں کے ہیں یہ تو ہرگز ہرگز
ان احادیث سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کی دوستی اور محبت اہل بیت سے اسقدر حد سے
زیادہ ہے کہ اہل بیت کے مقابلہ میں کل صحابہ و فقہاء و مجتہدین کو عموماً اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت
عمرؓ و امیر معاویہؓ کو خصوصاً گالیاں دیتے ہیں اسی بیجا محبت نے توانکو ہلاک کر دیا صحیح احادیث
میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی کی محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی عداوت ایک دل میں دونوں جمع
نہیں ہو سکتے ان شیعوں کے اقوال و افعال و بابت جمیع و جملہ امور مخالف اہل بیت جبکہ ہوئے
تو یہ دوست کہاں ہیں بلکہ یہ تو دشمن ہیں۔ دعوے تو شیعہ علی ہونیکا ہے اور کام دشمن علی کے
ہیں اہل بیت اور قرآن و رسول اللہ سے کل بیزار ہیں ایسی محبت حد شرع سے زیادہ صاف
حرام ہے۔ الشئ اذا جاوز الحد فشانہ الضد جنکی تعریف و مدح خود رسول اللہ و علی کرم
اللہ وجہہ و اہل بیت نے کی ہے یہ انکو بر سر بازار گالیاں دیتے ہیں اور غضب یہ ہے کہ ذات کا
بافندہ ہو یا تیلی ہو یا موچی یا نداف وغیرہ جبکہ شیعہ ہو جاتا ہے تو اپنی ذات کو ترک کر کے سید
بنجاتا ہے حالانکہ اپنی ذات کو چھوڑ کر دوسری ذات میں داخل ہونا حرام ہے اور اسپر لعنت
وارد ہوئی ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضہ۔ یاد رہے کہ بعضے جاہل بیعلم سید ضدی
اللہ تعالی کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتے اور اپنے آپ کو حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت
عثمان وغیرہ حضرات سے فوق جانتے ہیں اور جو کہ فضیلت کے باب میں ترتیب خلفاء ہے

اوسکو ظلم اور غلط کہتے ہیں اور اماموں اور فقہا کو غلطی پر سمجھتے ہیں اور اپنی تعلی اور فخر کے وقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ بعض صحابہ کو برا کہنے لگتے ہیں۔ ایسا سید پورا شیعہ ہے اور خدا و رسول و اہل بیت کا دشمن ہے ایسا سید ہرگز سنی نہیں اور نہ اسکو آل بیت کرام میں شمار کیا جائے گا۔ دارقطنی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علی سے کہا کہ اے ابوالحسن اے علی تو اور تیرا شیعہ یعنی تیرا دوست جنت میں ہوگا۔ اور جو لوگ کہ تیری دوستی کا دعوے کرتے ہیں اور سلام کو ذلیل کرتے ہیں اور دین محمدی کو گراتے ہیں وہ دین سے ایسے نکلتے ہیں جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکو نبزا(؟) اللہ قفنی کہا جائیگا اگر تمکو وہ ملیں تو اونکو قتل کردے کیونکہ وہ لوگ مشرک ہیں اور اس حدیث کے طرق بہت ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے فرمایا کہ وہ جمعہ و جماعت میں حاضر نہونگے اور پہلے لوگوں پر طعنہ مارینگے اسیواسطے حضرت موسیٰ بن علی ابن امام حسین بن حضرت علی نے کہا ہے اپنے پردادا یعنے حضرت علی سے روایت کرکے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا شیعہ وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری کی اور ہماری مثل نیک عمل کئے۔ اس قسم کی اہل بیت کی تعظیم اور شیعہ کی مذمت میں صدہا کتابیں ہیں مگر طول کرنے میں کتاب کو کوئی دیکھنا نہیں چاہتا اس خوف سے اسقدر پر بس کر دیا ہے

اندکے با تو بگفتیم و بدل ترسیدیم　　که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است

بعد رسول اللہ کے اول درجہ ابوبکر صدیق کا دوم درجہ حضرت عمر کا سوم درجہ حضرت عثمان کا چہارم درجہ حضرت علی کا خلافت میں ہے۔ بعضے بے علم سادن کو یہ بات بری لگتی ہے کہ حضرت علی کا درجہ چہارم کیوں ہوا۔ امام جعفر صادق وغیرہ حضرات اہل بیت کے امام مذاہب کیوں نہوے اور لوگوں نے خواہ مخواہ اہل بیت سے ضد کرکے حنفی شافعی مالکی احمدی مذاہب مشہور کر دیئے اور اہل بیت میں سے اوسوقت حضرت جعفر صادق و حضرت زین العابدین و حضرت امام باقر وغیرہ حضرات موجود تھے لوگوں نے ان کی طرف رجوع کرکے انکو فقہ و مذہب کا امام کیوں نہ بنایا اسکا جواب یہ ہے کہ بے شک یہ کل حضرات امام دین و شرع ہیں صدہا مسائل انہوں نے بھی کتاب اللہ و کتاب رسول سے نکالے مگر ایسا اجتہاد اور ایسا مسائل کا نکالنا جو کہ اندازہ سے ہوا ہے ان حضرات کا نہ تھا۔ اور اس میں کسی کا کیا قصور ہے وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ ویسے تو امیر

دارقطنی

موسیٰ بن علی

بھی غصہ ہونا چاہیئے کہ اہل بیت سے کوئی شخص پیغمبر کیوں نہ ہوا یہ چاہیئے کہ اہل بیت ساری نبی
سے فضل ہو جائیں پھر یہ تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے یہ کیا تھوڑا ہے جو کہ قرآن و حدیث میں
اہل بیت کے شان مذکور ہوئے۔ نعوذ باللہ من وساوس الشیطان بارہویں آیت
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ایک قرأت میں لَعَلَمٌ بھی پڑھا گیا ہے اس بنا پر معنے یہ ہوا
کہ وہ امام مہدی البتہ علامت اور نشانی ہے واسطے قیامت کے مقاتل بن سلیمان اور دیگر
مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے امام مہدی کے حق میں اور احادیث میں خود
مشہور ہے کہ امام مہدی اہل بیت میں سے ہے اور بعض احادیث میں یہ جو آیا ہے کہ مہدی نسل
عباس سے ہوگا۔ تو وہ دوسرا مہدی ہے وہ تیسرا خلیفہ تھا خلفاء بنی عباس سے کیونکہ وہ
عدل اور تقوی وغیرہ کل اوصاف حسنہ میں ایسا تھا جیسا کہ بنی امیہ سے عمر بن عبد العزیز ہوا ہے
اور جو مہدی اہل بیت سے ہے وہ قریب قیامت کے آئیگا یا یہ کہ امام مہدی بنی العباس و اہل بیت
دونوں سے ہوگا۔ بوجہ اسکے اس وقت تک یہ دونوں قبیلے باہم رشتہ کرنے سے ایک ہو جائینگے
جسکو اس سبب سے بنو العباس بھی کہہ سکیں گے۔ اور اس آیت میں دلالت ہے اسپر کہ بی بی فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل پاک میں ایسی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ایسے برگزیدہ لوگ پیدا کریگا
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ نے بی بی فاطمہ اور اسکی اولاد کو شیطان کی شر سے پناہ میں
رہنے کی دعا کی ہے قالہ فی الصواعق تیرہویں آیت وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ
يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ثعلبی نے حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر اسطور پر کی ہے
کہ اعراف مقام پر جو کہ پل صراط کا ایک بلند مقام ہے چند آدمی ہوں گے یعنی عباس اور حمزہ
اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذو الجناحین یعنی دو پروں والا جسکو کفار کی لڑائی میں دو ہاتھ
کٹے ہوؤں کا بدلہ دو پر ملے تھے اور آسمان کی طرف جنت کو انسے اڑتا تھا شناخت کریں گے اپنے
دوستوں کو بسبب سفید ہونے انکے چہروں کے اور دشمنوں کو بسبب کالا ہونے انکے چہروں کے
دیلمی اور اسکے بیٹے دونوں نے حدیث کو روایت کیا ہے لیکن بلا سند کہ حضرت علی رضہ نے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اللہ جو کوئی میرے اوپر اور میری اہل بیت پر بغض اور غصہ کرے
اسکو مال اور اولاد بہت دے تاکہ مال کے زیادہ ہونے سے اوسپر حساب دنیا الٹا ہو جاوے

مقاتل بن سلیمان

اور عیال زیادہ ہونے سے انکو بہر غلانے کے لئے شیطان زیادہ ہو جائیں اور حکمت اس بددعا کی یہ ہے کہ رسول اللہ اور اہل بیت کا غصہ جب ہی ہوتا ہے کہ محبت اہل وعیال و دنیا کی غالب ہو بوجہ اسکے کہ ایسے لوگ اسی محبت دنیوی پر مخلوق ہوئے ہیں اور تکثیر اہل وعیال کی دعا دوستون کے حق میں نعمت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رسول اللہ نے دعا کی تھی اور مقبول بھی ہو گئی کہ اسکی اولاد و دولت کی کثرت شہرۂ آفاق تھی اس دوستوں کے حق میں دعائے خیر اور دشمنوں کے حق میں دعائے شر ہوئی۔ **چودھویں آیت** قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا اِلٰی قولہ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ط کہہ دے اے محمد صاحب ان لوگوں سے کہ میں تم لوگوں سے سوال نہیں کرتا مزدوری لینے کا دین واسلام کے احکام پہنچانے پر مگر دوستی اور محبت اپنے خویشوں کی اور جو کوئی حاصل کرے نیکی ہم زیادہ کر دیں گے واسطے اسکے اس نیکی میں اور نیکی ۔ اور وہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیوں کو اور جانتا ہے وہ سب کچھ جو یہ کام کرتے ہیں امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن کی محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے وہ حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین ؓ ہیں یعنی اہل بیت اور حضرت علی نے کہا ہے کہ ہماری محبت تو وہی کریگا جس کے اندر ایمان ہے۔ دولابی نے بیان کیا ہے کہ امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہما نے فرمایا کہ ہم اون اہل بیت سے ہیں جنکی محبت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے فقال لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا واقتراف الحسنۃ مودتنا اھل البیت اھ اور آیۃ اقتراف حسنہ یعنی نیکی حاصل کرنے سے مراد محبت اہل بیت کی ہے شیخ جلیل شمس الدین بن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے محبت اہل بیت حق میں کیسے عمدہ دو شعر کہے ہیں۔ رأیت ولائی آل طہ فریضۃ × علی رغم اھل البعد یورثنی القربی

فما طلب المبعوث اجرا علی الھدی × بتبلیغہ الا المودۃ فی القربی ×

ترجمہ دیکھتا ہوں میں محبت آل طہ یعنی رسول اللہ کی فرض برخلاف دور والوں کے میرے لئے قرب پیدا کرتی ہے پس کوئی طلب نہیں کرتا مزدوری کو وہ شخص جو کہ روانہ کیا گیا ہے یعنی پیغمبر ؑ دین کے پہونچانے پر مگر دوستی اپنے رشتہ داروں کی ۱۲

محبت اہل بیت کی بھی تبلیغ احکام پر اجرت نہیں ہوتی اسکو اجرت کہنا مجازاً ہے جبکہ اس قدر آیت کا ٹکڑا نازل ہوا قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی تو بعضے لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ رسول اللہ ہمکو اپنی اہل بیت کی محبت پر اپنے بعد آمادہ کرتے ہیں پس بامر پروردگار جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو خبر دی کہ آپ کو یہ لوگ تہمت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اہل بیت کی محبت کا حکم نہیں کیا جناب رسول اللہ اپنے پاس سے بات بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو اسطرح فرمایا ہے پس اسوقت نازل ہوئی یہ آیت اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا الآیۃ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹ بنا کر بیان کر دیا ہے پس اسوقت لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نازل کی وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ یہ دو ہیں آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے قریب ہے کہ کر دیگا اللہ تعالیٰ ان کے لئے دوستی حافظ سلفی نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ کوئی مومن باقی نہ رہے گا مگر اسکے دل میں اہل بیت کی محبت ہو جائیگی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کئی جگہ سید سنی ہوتے ہیں مگر ان میں اسقدر غلطی ضرور ہوتی ہے کہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے باغ فدک بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیوں نہ دیا انہوں نے نامناسب کام کیا پس اس میں یہ عرض ہے کہ اس میں اون حضرات وغیرہ صحابہ کا ہرگز کوئی کام نامناسب اور خلاف شرع نہیں اور حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جبکہ جان گئیں کہ یہ باغ ورثہ کی چیز نہیں کہ تقسیم کیا جائے تو بی بی صاحبہ نے دعوے ترک کر دیا اور باہم رضا نامہ ہو گیا اور وہ خفگی کیا فقط باقتضائے بشریت ایک ذرہ قدر پیچیدگی بات کے سمجھنے میں تھی جو فوراً جاتی رہی اسکا پورا بیان تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ میں بسط سے دیکھو

خاصکر آیات بینات میں اگلی بحث بھی ۱۲۵ صفحہ کے اندر مسئلہ باغ فدک کا مبسوط تحریر ہے جسکا دل چاہے اسکو دیکھ لے کئی سادات کرام مولوی مجتہد مولوی حضرت امیر معاویہؓ کو برا کہتے ہیں سو یہ انکی کمال غلطی ہے اپنی آخرت کا نقصان کرتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کو یزید پلید نے دھوکہ دیکر خلافت لے لی تھی اگر امیر معاویہؓ جانتے کہ یزید ایسا خبیث ہے تو کبھی اس سے سلام و کلام تک بھی نہ کرتے یزید پلید نے بوجہ اندرونی خباثت کے منافقوں کی طرح اپنے ظاہری حالات درست کرکے مومنوں کو دھوکہ دیدیا حضرت امیر معاویہؓ صحابی جلیل القدر پختہ درجہ کے مسلمان تھے بلکہ انکے ہمراہ ہوکر جن مسلمانوں کا حضرت علیؓ و حضرت امام حسنؓ سے جنگ و جدال ہوا ہے کسی کو برا کہنا درست نہیں جنہوں لی درحاسدین نے بات کو بڑھا دیا سو وہ بھی امام حسنؓ کیطرف سے آخر کار صلح ہو گئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کہا ہے۔

صحیح بخاری

صحیح بخاری و ترمذی و نسائی و ابو داؤد و ابو حاتم و احمد میں روایت ہے کہ امیر معاویہؓ عمرو بن عاصؓ جیسی افضل صحابیات کو حضرت حسن بصریؒ نے قسمیہ بیان کیا ہے اور حضرت عمرو بن عاصؓ بڑی شان کا صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاصؓ ایمان لایا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ عمرو بن عاصؓ قریش سے نیک لوگوں میں سے ہے رواہما الترمذی عینی میں ہے کہ عمرو بن عاص زاہد و عابد اور صحابی کا بیٹا تھا اور امام حسن بصریؒ کی عظمت شان شہرہ آفاق ہے حضرت کا رضاعی بیٹا ہے۔ اور حضرت علیؓ کا شاگرد ہے اور ہر چہار طریقہ کا پیشوا ہے یہی امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ امام حسن بن علیؓ پہاڑوں کی طرح بڑا لشکر حضرت معاویہ کے مقابلہ میں لایا اور عمرو بن عاص نے یہ خبر دی حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر دونوں لشکر باہم لڑ مرے تو عورتوں اور لڑکوں و ضعیفوں کا اہتمام و انتظام کون کریگا پس حضرت معاویہ کی طرف سے دو مرد قریش قبیلہ کے بنی عبد شمس خاندان کے عبدالرحمن پسر سمرہ اور عبداللہ بن عامر کریز نے جاکر امام حسنؓ سے صلح کر لی اس حدیث میں ہے حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکرہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت ایکبار کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور کبھی امام حسن بن علی کی طرف اور فرماتے تھے کہ یہ میرا ایسا بیٹا ہے کہ اسکے سبب سے اللہ تعالی مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کے اندر صلح کرا دیگا پس وہ بھی دو فرقے تھے ایک حضرت امام حسنؓ کا دوسرا حضرت معاویہؓ کا یعنی بعد کہ بعد فوت ہو جانے حضرت علیؓ کے امام حسنؓ کیساتھ اہل کوفہ نے بیعت و متابعت کی اور حضرت معاویہ کے ساتھ اہل شام نے متابعت کی پس ان دونوں کے درمیان جنگ عظیم کا سامان ہوا مگر حضرت

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے معاویہؓ کے ساتھ صلح کرلی اور اسکی متابعت کو قبول کرلیا اور مرقات شرح مشکوۃ (مرقات)
میں ہے کہ جب حضرت معاویہ و امام حسنؓ کی باہم صلح ہوگئی تو حضرت معاویہؓ نے امام حسنؓ سے کہا کہ آپ
کھڑے ہوکر خطبہ میں صلح کا ذکر بیان کر دیجئے پس حضرت امام حسن نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے بعد کہا
کہ میں اور حضرت معاویہ مختلف تھے کہ آیا یہ خلافت میرا حق ہے یا اسکا لیکن میں نے اپنے حق کو اللہ تعالیٰ
اور امت رسول اللہ کی خاطر چھوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ مرد ضعیف مزاج پر کہ حضرت معاویہ پختہ مسلمان
تھے اور مرد صالح اور بادشاہی کے لائق تھے ورنہ امام حسن اور امام حسینؓ انکے ساتھ ہرگز صلح نہ کرتے
اور انکی بیعت و متابعت نہ کرتے۔ کیونکہ جو شخص لائق سلطنت نہ ہو اس سے بیعت کرلی اور جو قابل صلح نہ ہو
اس سے صلح کرلی گناہ ہے۔ جبکہ یزید پلید سے مقابلہ ہوا تھا تو باوجودیکہ یزیدیوں کی کثرت تھی اور
امام حسین کے ہمراہ بہت ہی قلیل لوگ تھے مگر پھر بھی یزید سے صلح نہ کی اور اسکی متابعت کی یہاں تک
کہ اپنا سر مبارک اور اہل بیت کے حضرات کے سر مبارک کٹ گئے کیونکہ یزید پلید قابل صلح و بیعت کے
نہ تھا اور حضرت معاویہ کے ساتھ جبکہ مقابلہ ہوا تو دونوں طرف عظیم لشکر تھا خصوصاً حضرت امام کا لشکر
اتنا کثیر تھا کہ اسکو پہاڑوں کے ساتھ تشبیہ دیگئی تھی جیسا کہ صحیح بخاری و ابوداؤد وغیرہ میں
موجود ہے پھر بھی حضرت امام نے صلح اور متابعت اختیار کرلی قرآن مجید میں وارد ہے وَإِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي
تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم جنگ کریں تو انکے درمیان صلح کرادو پس اگر ظلم کرے
ایک طایفہ دوسرے پر تو تم ظالم طایفہ کو قتل کردو اور اگر اسنے ظلم سے رجوع کرلیا تو انمیں صلح کرادو
انصاف کے ساتھ البتہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو ضرور مومن لوگ بھائی
ہیں پس صلح کرادو اپنے بھائیوں میں اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم رحمت کئے جاؤ۔ تفسیر خازن اور معالم (خازن معالم)
میں ہے کہ باغی لوگ مسلمان ہیں اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہ پر باغی کا قتل کرنا واجب ہے
دفع فتنہ کیلئے اور جب بغاوت اور تعدی سے رجوع کرے تو اسکو باغی نہ کہا جائیگا وہ مجتہد
ہوگا۔ پس جو لوگ کہ امیر معاویہؓ کو باغی یعنی ظالم و تعدی کرنیوالا کہتے ہیں وہ راہ صواب پر نہیں

مرقات
غنیۃ الطالبین

اور بعض کتابوں میں جو کہ انکو باغی کہا گیا ہے تو وہ بمعنے طالب حق ہے کیونکہ باغی طلب کو بھی کہتے ہیں اور اگر فرضاً باغی ہی کہا جاے بمعنے ظالم و غاصب تو قبل از صلح ہے کیونکہ بعد صلح کے بغاوت زائل ہوگئی ورنہ صلح کرنی حضرت علیؓ اور امامینؓ کی اپنے گناہ ہوگی پس اگر امیر معاویہؓ کو باغی و ظالم کہا جاے تو سر سے امام گناہگار ہونگے اور اگر امیر معاویہؓ کے صلح درست ہوئی تو وہ مرد صالح ہی گنہگار نہیں۔ مرقات شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ حضرت معاویہ رسول اللہ صلعم کے عمدہ اصحاب میں اور فضیلت والوں میں تھا اور آپس کی جنگ و جدال کی سبب سے انہیں سے کوئی عدالت اور انصاف سے باہر نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات طالب حق تھے اور مجتہد تھے ایسا ہی اور بہت معتبر کتابوں میں مرقوم ہے حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہؓ دونوں کی مراد موافق شرع کے تھی پس ہمکو طعن و تشنیع سے زبان بند کرنی بہتر ہے اور انکے حالات کو اللہ ہی کی طرف سپرد کر دینا اور اپنے نفس کے عیوب میں مشغول ہو دیں اور خلافت حضرت معاویہؓ کی صحیح و ثابت ہے۔ بعد وفات حضرت علی اور صلح امامین کی اس سے اور خلافت کو ترک کر کے انکے سپرد کر دینا بھی صحیح ہے پس امامت و خلافت حضرت معاویہ کی درست ہوگئی غایۃ ما فی الباب یہ کہ حضرت معاویہؓ اجتہاد میں غلطی ہوگئی سو یہ غلطی بھی باعث ثواب ہے کیونکہ اگر یہ جانتے کہ حضرت علی کا حق ہے خلافت بارہ میں اور پھر اپنے لئے کوشش کرتے تو بیشک گنہگار ہوتے مگر وہ تو یہی جانتے تھے کہ میرا حق ہے پس انکی غلطی اجتہادی ہے فتاوی برازیہ میں ہے کہ حضرت معاویہ کو برا کہنا درست نہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کا ماموں ہے یعنی حضرت کی ایک بی بی کا برادر ہے اور رسول اللہ کا سالا ہے اور حضرت کی بی بی جملہ مسلمانوں کی ماں کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انکو ام المؤمنین کہا جاتا ہے اور حضرت معاویہؓ کاتب وحی تھے یعنی جب قرآن مجید کی آیات نازل ہوتی تھیں تو لکھا کرتے تھے اور دین کے کام میں صاحب سبقت ہیں اور بہت ملک فتح کئے ہیں اور حضرت عمرؓ و حضرت عثمان غنیؓ کے آگے خلافت کی ہے لیکن خلافت کے امر میں غلطی کی ہے مگر پروردگار نے برکت صحبت رسول اللہ انکو معاف کر دیا۔ امام جوزی سے سوال ہوا یزید اور اسکے باپ حضرت معاویہ کے بارہ میں تو کہا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے کہ جو کوئی ابو سفیان یعنی معاویہ کے باپ کے مکان میں داخل ہوا وہ امن پالیا اور ہم جان لیا ہے کہ یزید کا باپ یعنی حضرت معاویہ ابو سفیان کے مکان میں داخل ہوا ہے پس وہ امن والا ہوگیا اور یزید داخل ہوا پس وہ امن والا نہوا وہ عبارت یہ ہے اللعن علی یزید بحجۃ لکن ینبغی ان لا یفعل کذا علی الحجاج وحکی عن الامام قوام الدین الصفاری انہ قال لا باس باللعن علی ...

ولا یجوز اللعن علی معاویۃ لانہ خال المومنین وکاتب الوحی وزوجہ والسابقۃ والفتوح الکثیرۃ
وعامل الفاروق وذوی النورین لکنہ اخطأ فی اجتہادہ فتجاوز اللہ عنہ ببرکۃ صحبۃ سیدنا
علیہ الصلوۃ والسلام ویکف اللسان عنہ تعظیما للمتبوع وصاحبہم علیہ السلام۔ سئل
الجوزی عن یزید وابیہ فقال قال علیہ الصلوۃ والسلام من دخل دار ابی سفیان فہو
امن وعلمنا ان اباہ دخل دارہ فصار امنا والابن لم یدخلہا فلم یصر صاحب حل

ترمذی شریف میں حضرت معاویۃ کے مناقب میں حضرت عبد الرحمن بن ابی عمیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے حضرت معاویۃ کے حق میں دعا دی ہے اللہم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ۔ اے اللہ
معاویہ کو کرئیے ہدایت پانیوالا اور ہدایت کردہ شدہ اور اسکے سبب سے لوگوں کو ہدایت دے۔ اسا سیتعاب فی
معرفۃ الاصحاب میں ہے کہ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن بن علیؓ سے کہا کہ اسجگہ بیٹھے لوگ ایسے
ہیں کہ وہ حضرت معاویہ کو دوزخی کہتے ہیں امام حسن نے کہا کہ اسد تعالی اونپر لعنت کرے انکو کہاں
سے معلوم ہوا کہ وہ دوزخی ہے۔ حضرت عمر بن العزیز کی حکومت میں ایک شخص نے حضرت معاویہ کو گالی
دی پس عمر بن عبد العزیز نے اوسکو تین درہ مارا۔ اور صواعق محرقہ وغیرہ بہت کتابوں میں حضرت معاویہ
کے مناقب بہت لکھے ہیں پس مسلمان کو ضروری ہے کہ اونکی بدگوئی سے اپنی زبان کو بچا دے
میں دعا کرتا ہوں یا اسد جل جلالہ مجھکو اور میری اولاد اور خویش واقارب اور جملہ مسلمانوں کو محبت
کامل نبی کریم صلے اسد علیہ وسلم کی اور محبت کل انبیا علیہم السلام اور محبت اہل بیت وکل صحابہ کرام
وتابعین وتبع تابعین ومحبت جملہ بزرگان دین کی نصیب فرمائیے اور اس میری کتاب کو جو کہ
رسول اسد کی اولاد واہل بیت کی شان میں اپنے ذہن ناقص سے لکھی ہے قبول فرماکر میری مغفرت
اور میرے آبا واجداد واولاد واقارب کی بخشش کا ذریعہ فرمائے اور دین ودنیا میں آفات وگناہوں
سے بچا اور مرادات شرعیہ حاصل فرما۔ آمین آمین آمین۔ وصلی اللہ علی رسولہ محمد والہ
وصحبہ وخوب لعدد معلوما تہ الف الف الف مرات

قاضی غلام گیلانی سنی حنفی نقشبندی موضع شمس آباد علاقہ چھچھ
ضلع کیمل پور
۱۳۳۵ھ

فائدہ ضروری جو شخص کہ سید کہلاوے اور وہ سیدوں کے خاندان مشہور سے نہ ہو تو اہل اسلام اور نیز سید لوگ اوس کا امتحان لیں اور اوس سے شجرۂ نسب طلب کریں کہ آیا فی الواقع سید ہی یا نہیں وہ لوگ پر اپنی تعظیم کو واجب کر رہا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد اپنے آپکو کہتا ہی پس اوس سے اس امر کا ثبوت لینا چاہئے ابن حجر ہیتمی نے اسکو بیان کیا ہے کیونکہ آجکل یہ بلا بہت پھیل گئی ہے اور کتنے لوگ آمیر منگ خاں یا کوئی شخص جب دولتمند یا مرتبہ والا ہو جاتا ہی تو وہ اپنی ذات چھوڑ کر کسی بڑی ذات میں جا ملتا ہے کوئی قریشی کوئی اعوان قطب شاہی کوئی مغل کوئی افغان کوئی شیخ صدیقی یا فاروقی کہلانے لگتا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ کبیرہ اور حرام ہے ایسے شخص پر لعنت برستی ہی روز حشر کو شرمندہ کیا جائیگا یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر اعمال اچھے نہو ئے تو بڑی ذات سے کیا فائدہ ہوگا امام ابن حجر مکی ہیتمی نے زواجر عن اقتراف الکبائر میں چند احادیث اس امر میں ذکر کی ہیں روایت کی ہی امام احمد اور طبرانی نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کافر ہوا وہ شخص جو اپنی نسب سے بیزار ہوا یا ایسی نسب کا نام لیا جسمیں وہ معروف نہ تھا اور عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص میں کلام تو بہت ہی اور روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت جانتے ہیں اور طبرانی نے اوسط میں حجاج بن ارطاۃ کی روایت حضرت ابوبکر صدیق سے کہ فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس نے دعوی کیا ایسی ذات کا جسمیں وہ مشہور نہیں تو وہ اوسنے کفر کیا اللہ تعالی کیساتھ اور جس نے اپنی ذات ترک کر دی وہ بھی کافر ہوا روایت کی ہی امام احمد نے کہ اللہ تعالے چند لوگوں سے روز قیامت کے کلام نکریگا اور اونکی طرف نظر رحمت کی بھی نکریگا اور انکے لئے دردناک عذاب ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو اپنے ماں باپ سے اعراض کرتا ہے یعنی عاقبت امر میں اونکا فرمان نہیں مانتا یا یہ کہ اپنے اصلی ماں باپ کو کسی وجہ سے ماں باپ نہیں مانتا یا یہ کہ کسی کے ماں باپ بنا ہوا ہے مثلا اور یہ کہتا ہے کہ میرے ماں باپ سید ہیں یعنی میں سید کی اولاد ہوں تو اسنے اپنے اصلی والدین کو ترک کر دیا اور اپنی اولاد سے بری ہے یعنی اپنی اولاد کو کسی فائدہ کیلئے اولاد نہیں کہتا بلکہ کسی غیر کیطرف نسبت کر دیتا ہے اور وہ شخص کہ احسان کرنیوالے کی ناشکری کرتا ہے صحیح مسلم و صحیح بخاری میں وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے اپنے باپکو چھوڑ کر غیر کا بیٹا بنا اوسپر جنت حرام ہی بعد ذلت بد اللہ دائیگے سمجھی یہی عذاب ہی اور ایسا ہی روایت ہی امام مسلم و امام بخاری و ابو داؤد وغیرہ نے بروایت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ او ر ابو داؤد و نسائی و ابن حبان و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسے کو مہ دیگا رسبخت وقت اگلی پچھلی سب کے سامنے شرمندہ کر دیگا اور امام مسلم و امام بخاری نے روایت کیا ہے کہ وہ کافر ہوگیا اور وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور اوس پر خدا اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالی اوسکو نہ مانگے کی اور سب لوگوں کی اور نہ قبول کریگا اللہ تعالی روز قیامت اوس کا فرض نہ نفل کو اور طبرانی نے صغیر میں حدیث بیان کی ہی کہ جو شخص اپنا علم چھپا لے یا خویش بنا کی ہی کہ وہ اللہ تعالی کی خوشبو بھی نہ پائیگی حالانکہ وہ پانسو برس کی مسافت سے آتی ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں ہی کہ جنت کی خوشبو پانچسو برس کی مسافت پر پائی جاتی ہے اور ابو داؤد میں ہی کہ اللہ تعالی کی لعنت ہی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی روز قیامت تک اور کفر کا معنی

السؤال قوله تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت الخ يدل على الارادة وصفة الارادة لا تستلزم المحبة والرضاء عند الاشاعرة فلا يتم التقريب لان المرام في هذا المقام اظهار محبة الله ورضاه على آل البيت فافيدونا بالجواب وبالتحقيق في ذلك بين الماتريدية والاشاعرة

الجواب لا ريب في ان المشايخ الحنفية ذهبوا الى انه لا محبة في صفة الارادة وان الارادة لا تستلزم الرضى والمحبة كما في المسايرة للامام ابن الهمام بل الارادة اعم منهما كما في اشارات المرام معزيا الى عامة اهل السنة واشار اليه في العمدة والتمهيد للامام النسفي هذا هو مذهب الماتريدية وذهب الشيخ الاشعري ومتابعوه الى ان المحبة بمعنى الارادة وكذلك الرضى كما في شرح الوصية للشيخ الاكمل وصرح بذلك امام الحرمين في الارشاد وقال الآمدي في الابكار ذهب الجمهور منا الى ان المحبة والرضى والارادة بمعنى واحد كما في اشارات المرام احتج مشايخ الحنفية بقوله تعالى ولا يرضى لعباده الكفر وبقوله تعالى والله لا يحب الفساد وحيث دلت الآيتان على ان الكفر والفساد ليسا برضاه تعالى ومحبته وقد ثبت ان الكل بارادته فثبت ان الارادة لا تستلزم الرضى والمحبة واحتج مشايخ الاشاعرة بانه لا يراد الا ما يكون مرضيا ومحبوبا ومعنى قوله تعالى ولا يرضى لعباده الكفر لا يرضى الكفر دينا وفي الارشاد لامام الحرمين الرب تعالى ولقدس لا يحب الكفر ولا يرضاه معاقبا عليه او المراد بالعباد من وفق للايمان والجواب ان تعلق الارادة بالمحبوب والرضى انما هو بالغلبة لا اللزوم اذ كثيرا ما يجد الانسان في نفسه ارادة ما يكره وجوده لامر باكارادة الكي تداويا وكذلك لا يريد وجود ما يحبه لخلل يلزم من وجوده كما في المسايرة للامام ابن الهمام وما قصدوا من معنى الآية خلاف الظاهر والقرآن اذ الرضى من الله تعالى الثواب على الفعل او ترك الاعتراض ومعنى والمحبة قريب من الرضى كما في شرح الوصية للشيخ الاكمل لا يقال الكفر والمعاصي بقضائه تعالى والرضى بالقضاء واجب فيكون الرضى بالكفر واجبا لانا نقول لا شك ان الكفر مقضي لا قضاء وجب الرضى انما هو بالقضاء دون المقضي والرضى منه تعالى بخلق الكفر ليس الا المجازاة بسبب الاختيار وذلك لا يستلزم الرضى بالمخلوق ولا ترك الاعتراض عليه كما يستفاد من المواقف وشرحه الشريف فاذا وعيت ما وعيت فحق ثبوت عينك

فاعلم ان لا اشكال عند الاشاعرة في لزوم الارادة للمحبة والرضى وانما هو على مسلك الماتريدية لكنهم يقولون بالمذهب المذكور فالمقال يخرج على الاغلب وفي الآية الكريمة آخرها لطف يدل على ان الارادة هنا تستلزم المحبة والرضا بقرينة قوله تعالى ليذهب عنكم الرجس ويطهركم تطهيرا فتم التقريب واصاب المجيب

فہرست مضامین رسالہ جمع عبارات در فضائل حضرات سادات

مضمون	صفحہ
کسی کو نسب کام نہ دیگی نہ سید کو نہ غیر کو	۱تا۴
سیدونکو نسب سے فائدہ ہوگا	۵تا۹
حوض کوثر پر رسول اللہ سوال کرینگے کہ تم نے میری اولاد کی تعظیم کی ہے یا نہ سادات پر قہر مت کرو اور بھلائی کرو۔	۵
سادات کی تعظیم کرنیوالا حوض کوثر پر رسول اللہ کے پاس جائے گا۔	۵
جس نے سید کی تعظیم کی اوس نے جنت کا رستہ لیا	۵
حضرت کے پاس سب سے اول آل بیت جاینگے	۵
سب کی نسب روز قیامت کے کٹ جاینگی۔ مگر رسول اللہ کی نسب قیامت کے روز بھی رہیگی۔	۷
کل لوگونکی طاقت بیٹے پوتے باپ دادا بھائی برادر سے ہوتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کی طاقت رسول اللہ سے ہے۔	
خواجہ خضر نے ایک دیوار کو سیدھا کیا	۸
ایک عالم کی بدگمانی کا قصہ گناہگار سیدوں کے خاتمہ بالخیر ہونے پر	۸
آل بیت کی محبت تین قسم پر ہے	۹
مجلس میں اگر سید آوے تو اوسکو نا قابل جانکر بات چیت کو بند نکرنا چاہئے	۹
جو کوئی سادات کا حق اور مدینہ کے لوگوں کا حق نہیں جانتا یا وہ منافق ہے یا ولد زنا یا	

مضمون	صفحہ
اوسکی ماں حاملہ ہوئی ہے حیض و ناپاکی کی حالت میں	۹
جو قرآن شریف کو مانتا ہے اوسکو سادات پر محبت کرنا چاہئے	۱۰
اہل بیت کے جتنے دوست ہیں اتنے درخت طوبیٰ میں کاغذ پیدا ہوگئے اور بروز حشر ہر ایک دوست کو ایک ایک کاغذ دیا جائے گا۔	۱۰
رسول اللہ نے قسم کھائی ہے کہ جو کوئی آل بیت پر غصہ کریگا دوزخ میں جائے گا۔	۱۰
اگر خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑہے مگر آل بیت پر غصہ کرنے سے دوزخ میں جائے گا۔	۱۰
اہل بیت کی محبت مسلمانی کے فرضوں سے ایک فرض ہے۔	۱۰
آل بیت کی محبت سے اولیاء اللہ کو بڑا مزہ ملتا ہے۔	۱۱
بدکار سید کے ذات اور جسہ و بدن کو برا نکہے کیونکہ رسول اللہ کا ٹکڑا ہے اگرچہ کتنی ہی پشت دور ہووے	۱۱
مرتبہ اور شرافت آل بیت ہی کو ہے	۱۱
جو کوئی آل بیت کی بیعزتی کا ارادہ کریگا اوسکو اللہ تعالے ذلیل کریگا۔	۱۱
بی بی فاطمہ جب پلصراط سے گزریگی لوگ آنکھیں بند کرینگے	۱۱

(مضمون) صفحہ

سیدونکو جھڑکنے کے بدکاری کرنا حرام ہے + جو مثل سید ہی فرزند اون میں ١٢
رسول اللہ اور نیک لوگونکے اخلاق ہونگے اور اللہ تعالے کا ذکر
ہو میں بہت ہوگا + بعضے سیدونکی برائیکا سوا کا ذکر سادات کی شان ١٣
میں چند آیاتیں قرآن شریف میں آل بیت دو قسم ہیں + ١٣
آل بیت سے کون مراد ہیں + سید لوگونپر مال زکوۃ اور عشر و صدقہ ١٥
عیدالفطر اور کفارہ نذر وغیرہ واجب صدقات حرام ہیں انکو نفلی ١٥
صدقہ جائز ہی + سادات کا مرتبہ اور سید لوگوں کے سوا کسی کو قطب نہیں ١٦
بنایا جاتا + ابو عباس نے کہا کہ سوائے سادات کی اور لوگ بھی ٢١
قطب ہوتے ہیں + اصحاب کسا یعنی کملی والے لوگ + اگر حضرت ١٧
کی اولاد پر درود نہ پڑھا تو وہ منظور نہیں + ساری عمر میں ایکبار ١٨
ہر مسلمان کو درود پڑھنا فرض ہی + جب حضرت کا نام پاک سنے تو درود
پڑھے + چالیس جگہوں میں درود مستحب ہی اور سات مقام ہیں ١٩
مکروہ ہی + امام شافعی کی نزدیک نماز میں درود فرض ہے + حضرت کے ١٩
آل بیت حضرت کے ساتھ پانچ چیزوں میں برابر ہیں + جب تک ٢١
سادات علما ہیں تب تک لوگ امن میں رہینگے اور جب اہل بیت ٢٣
ہلاک ہونگے تو لوگوں پر عذاب اتر پڑیگا + امام مہدی کا آنا ٢٤
بی بی فاطمہ رسول اللہ کی جز ہی اور کل سید لوگ بی بی فاطمہ کی ٢٤
جز ہیں + خلاف شرع سید کو سمجھانیکا طریقہ + سب امت سے ٢٥
اول ابوبکر و عمر رضہ جنت میں جاوینگے + سب سے اول حضرت ٢٥
عمر سے اللہ تعالی مصافحہ کریگا اور اول ہی اوسکو جنت میں ٢٦
داخل کریگا + رسول اللہ کی اولاد حضرت علی کی پشت سے ہی اور ٢٧
سیدوں کی ابتدا رسول اللہ حضرت علی و بی بی فاطمہ سے چلتی ہی
رسول اللہ کی اپنی بیٹی اولاد کا سلسلہ یعنی بی بی فاطمہ کی اولاد
رسول اللہ کی اولاد کہلاتی ہی یہ خصوصیت ہی رسول اللہ کی ورنہ
اولاد تو باپ سے چلتی ہی مگر رسول اللہ کی اولاد اپنی بیٹی سے شروع
ہوتی ہی بعضے کم علم مولوی سیدونکو دیکھکر کہتے ہیں کہ

(مضمون) صفحہ

اولاد انکی طرف سے شروع ہوتی ہی اور سیدونکی باپ پہلے تو حضرت
علی ہیں اگر رسول اللہ ہوتے تو جب سید لوگ ہوتی بڑا افسوس ہی
یہہ خیال نہیں کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فاطمہ کی اولاد کو اپنی اولاد
کہا ہی دوسرا یہ کہ امام حسن و حسین کو حضرت نے جنت کے جوانوں کا
سردار کرکے بلایا ہی پس جبکہ وہ جنت کے لوگونکے سید و سردار
ہوئے تو اونکی اولاد دنیا کے لوگونکی سردار و سید کیسے نہ ہوگی
اون مولویونکی یہہ غرض معلوم ہوتی ہی کہ ساری دنیا میں کوئی
سید نہیں کیونکہ سید جب ہوتے کہ رسول اللہ کی نرینہ اولاد
رہتی یہ اونکی نادانی ہی گروہ قیامت کے لوگ ماں کے نام ٢٧
سے پکارے جاینگے + شیعوں کا بیان + بعضے جاہل علم ٢٨
ضدی سیدوں کا بیان شیعہ کا معنی ٢٩
امام مہدی کا بیان + آل بیت کے دوستونکا منہ روشن ٣٠
ہوگا بروز قیامت اور دشمنونکا کالا ہوگا + سیدونکے ٣٠
دشمن کو مال و اولاد زیادہ ملنے کی رسول اللہ نے دعا ٣٠
دی ہی + حضرت امیر معاویہ کا بیان اور بعضے سنی
سیدونکی غلطی باغ فدک میں + حضرت امیر معاویہ رضہ ٣٢
کو برا کہنا غلطی ہی + حضرت معاویہ و حضرت امام حسن کی ٣٣
صلح + حضرت معاویہ کل مسلمانونکا ماموں ہی ٣٤
کسی نے حضرت معاویہ کو برا کہا تھا عمر بن عبدالعزیز
نے اوسکو تین درہ مارا تھا + جو کوئی اپنی ذات کو بدلا کے ٣٦
وہ ملعون ہی اور جنت کی خوشبو اوسکو نہ پہنچیگی حالانکہ ٣٧
وہ خوشبو ستر سال تک کے رستے پر جاتی ہی۔
ارادہ یہہ درود کا جل جلالہ کا غالب جگہوں میں ٤٠
محبت کو لازم ہوتا ہے + جو کسی سید کو گالی دیو
اوسکی گالی کو مشہور کرے اوسکو قید کیا جاوے اور جب نکالا
جاوے کہ لوگو پر بخیت معلوم ہو کر اب دیگر کسی سید کو گالی
نہ دیگا [illegible]